﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 03/ اکتوبر 2008ء | 02/شوال 1429 ہجری قمری ❁ 03/اخاء 1387 ہجری شمسی | شمارہ 40

ریاکاری کا بدانجام

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رُسوا کر دے گا اور جو ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب ا لرقاق باب الریاء والسعة حدیث نمبر 6018)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مَیں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔

❁......’’مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے‘‘۔
(برکات الدعا ۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 147۔ جدید ایڈیشن)

❁......’’ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ 147۔جدید ایڈیشن)

❁......’’نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو‘‘۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 202۔جدید ایڈیشن)

❁......’’جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مَیں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 100۔جدید ایڈیشن)

❁......’’دعا عمدہ شے ہے۔ اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے، پھر قساوت پیدا ہوتی ہے، پھر خدا سے اجنبیت، پھر عداوت، پھر نتیجہ سلب ایمان ہوتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 628۔جدید ایڈیشن)

❁......’’لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 201۔جدید ایڈیشن)

مغرب ہو یا مشرق ہر ملک نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان دیکھا۔

آپؑ کی زندگی کے بعد آپ کے خلفاء اور غلاموں کے ذریعہ بھی نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔

خلافت احمدیہ کا قیام خود ایک عظیم نشان ہے۔ 100 سال سے خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ مضبوط سے مضبوط تر کیا۔

خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل ہونے پر آنحضرتؐ پر کثرت سے درود بھیجنے کا کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ نئی صدی ہماری ذمہ داریاں بڑھا رہی ہے۔ اس لئے پہلے سے زیادہ درود بھیجیں۔

آنحضرتؐ کو محسن انسانیت ثابت کر کے ساری دنیا کو ہم نے درود بھیجنے والا بنانا ہے تا کہ ساری دنیا اللہ کی رحمتوں کی وارث ہو۔

دعاؤں کے ساتھ اور درود بھیجتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

وہ خدا اپنے وعدوں کے مطابق مسیح موعودؑ کے تمام مخالفین کو نابود کر دے گا۔ یہ صدیوں کی نہیں بلکہ دہائیوں کی بات ہے۔

تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم۔ حضور انور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز، روح پرور اور ایمان افروز اختتامی خطاب

(جلسہ سالانہ برطانیہ **2008ء** کے آخری اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

تیسرے روز آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

4:45 بجے حضور انور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا اور حضور انور کے ارشاد پر مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پیش کیا جس کا آغاز سورۃ آل عمران کی اس آیت سے تھا کہ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْاللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ...... الخ

(آل عمران:103)۔تلاوت قرآن کریم کے بعد جماعت احمدیہ فلسطین کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود ؑ کا ایک عربی قصیدہ پیش کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ رانا محمود الحسن صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ UK نے حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کا منظوم کلام ''اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی انعامات واعزازات کی تقسیم

اس کے بعد حضورانور نے اپنے دست مبارک سے جن احباب کو تعلیمی انعامات واعزازات تقسیم فرمائے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ان انعامات میں حضورانور کے دستخطوں سے قرآن کریم کا نسخہ بھی شامل تھا۔

مکرم خیام امین ملک صاحب (10 A.Star in GCSE)، میکال احمد صاحب چوہدری (9 A Star in GCSE)، مکرم نعمان اٹھوال صاحب (5 As in A Level)، مکرم عطاء الواسع بھٹی صاحب (3 As in A level)، مکرم عبدالنصیر صاحب (3 As in A Level,4 As in AS Level)، مکرم طالوت احمد صاحب (4 A Scotish Higher)، مکرم حامد محمود چوہدری صاحب (Best Student in Bsc Hons. 1st Class in Software Engeneering, City University)، مکرم اطہر احمد صاحب (Best Student in Bsc Information Technology with Management)، مکرم انصر احمد چوہدری صاحب (Best Student in Beng Hons. Degree in Mechanical Engineering)، مکرم نوید احمد ملک صاحب (Msc with Distinction in Mathematical Biology & Biophysical Chemistry Univ. of Warwick)، ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (Mrcp +Msc Urology Degree)، نصر احمد اقبال فاروقی صاحب (MBBS with Distinction)، عامر مسرور شریف صاحب (Phd, Information System, Brunal Univ.)، سید کاشف سعد احمد صادق (Phd Theoretical & Computational Molecular Bio physics,University College London)، ڈاکٹر عبدالاعلیٰ نجم الثاقب (Phd in Microbiology University of Surrey)، ڈاکٹر شمس الدین میر صاحب (BVSC & AH, MUSC Medicine. Dr Med Veb Immunology & MRCVS)، سید اسفند یار گیلانی (1st Position Bsc Software Engineering, Foundation Univ. Islamabad)، ندیم احمد طاہر صاحب (1st Position in I-Pigh in Brizil)، عطاء الرب چیمہ صاحب (Master Degree in Russia)۔

خلافت جوبلی مضمون نویسی مقابلہ

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں مرکزی فیصلہ کے مطابق ہر ملک میں مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا گیا جس کا عنوان ''نظام خلافت'' تھا۔ UK میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو بھی حضورانور نے انعامات عطا فرمائے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

اوّل: مکرم سعید انور صاحب (بریڈفورڈ)، دوم: ملک عبدالصمد خان صاحب (گلاسگو)۔ سوم: مکرم عبدالمجید ظفر صاحب (میچم)۔

انعامات واعزازات کی تقسیم کے بعد حضورانور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

ساڑھے پانچ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآنی آیت كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22) تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیت قرآن کریم کی آیت بھی ہے اور حضرت مسیح موعود ؑ کو بھی کئی دفعہ الہام ہوئی۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو 1883ء میں الہام ہوئی۔ تکرار کے ساتھ الہام ہونے میں پیغام یہ تھا کہ فتح یقیناً آپؑ کی ہوگی۔ دنیا جتنا چاہے زور لگا لے خدا کی بات بہرحال پوری ہوکر رہے گی۔ اب آنحضرت ﷺ کے انوار و برکات آپؑ کے اس غلام صادق کے ذریعہ ہی حاصل ہوں گے۔ یہ مقام آپؑ کو کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی وجہ سے نصیب ہوا۔ حضرت مسیح موعود ؑ نے خود فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ اس نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے ہر قسم کے اعزازات سے نوازا ہے اور اسی کے توسط سے سارے انوار الٰہیہ حاصل ہوتے ہیں۔ یہ انوار ان لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں جو ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوں اور ان کے ایمان میں وفا اور اخلاص ہو۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ؑ کی جماعت کا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائے۔ فرمایا سچا خدا جس سے پیار کرتا ہے اس کی تائید کرتا ہے اور خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ وہ نابود ہو جائیں لیکن خدا ان کو ہی غالب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی گواہ ہے کہ آپؑ کے مقابل پر جو بھی آیا ذلیل و رسوا کیا گیا۔ خواہ مسلمان تھا یا غیر مسلم۔ لیکھرام، عبداللہ آتھم، پادری پگٹ سب نشان بن گئے۔

انگلستان کے پادری پگٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ؑ کی پیشگوئی کے مطابق اس کی جھوٹی کشتی نوح تباہ ہوگئی اور حضرت مسیح موعود ؑ کی سچی کشتیٔ نوح کامیاب ہوگئی۔ اس بات کا تفصیلی ذکر اس وقت اخبارات میں بھی ہوا۔

امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس نے کہا تھا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اسلام جلد نابود ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود ؑ نے اس کو چیلنج کیا کہ آؤ مقابلہ کریں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ پہلے اس نے جواب نہ دیا پھر اپنے اخبار Leaves of Healing میں 1903ء میں مباہلہ کی دعوت قبول کر لی۔ 20/فروری 1907ء کو آپؑ نے فرمایا کہ خدا عنقریب ایک فتح عظیم کا نشان دکھانے والا ہے۔ چنانچہ 9/مارچ 1907ء کو وہ فوت ہو گیا اور اسلام کی سچائی کا نشان چھوڑ گیا۔ اس کی وفات پر ایک اخبار نے لکھا کہ خود ساختہ پیغمبر گمنامی میں مر گیا۔ دوسروں کو معجزانہ شفا دینے کا دعویٰ کرنے والا خود ہلاک ہو گیا۔ اخبار بوسٹن ہیرلڈ نے لکھا "Great is Mirza Ghulam Ahmad"۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود ؑ کا الہام ''غلام احمد کی جے'' بڑی شان سے پورا ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مغرب ہو یا مشرق ہر ملک نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان دیکھا۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کے خلفاء اور غلاموں کے ذریعہ بھی یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ مولانا نذیر احمد مبشر صاحب مبلغ سلسلہ گھانا کا ذکر کرتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ لوگوں نے صداقت احمدیہ کا نشان مانگا۔ آپ نے دعا کی اور اس دعا کے نتیجہ میں زلزلہ آیا اور سارے ملک میں شور پڑ گیا کہ احمدیت سچی ہے اور بہت سے لوگ جماعت میں شامل ہو گئے۔

خلافت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہر قدم پر نشانات ظاہر ہوئے۔ 1979ء میں بھٹو کا نشان، 1988ء میں ضیاء الحق کا نشان ساری دنیا نے دیکھے۔ حضور نے فرمایا خلافت کا قیام خود ایک عظیم نشان ہے۔ اپنوں اور غیروں سب نے یہ نشان دیکھا۔ 100 سال سے خدا تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ مضبوط سے مضبوط تر کیا۔ ہر مشکل وقت میں خلافت احمدیہ کی خود حفاظت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کے ساتھ ہے۔ تمام غیر احمدیوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کہیں وہ سچائی سے محروم تو نہیں ہو رہے۔ حضرت مسیح موعود ؑ نے خلافت احمدیہ کے متعلق اپنی کتاب ''الوصیت'' میں فرمایا تھا کہ جب مَیں جاؤں گا تو خدا تمہارے لئے دوسری قدرت بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اور گزشتہ سو سال سے یہ خدائی وعدہ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

سعید فطرت لوگوں کی خوابوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بہت سے سعید فطرت لوگوں کو خواب کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے بتایا کہ یہ مسیح سچا ہے۔ میری تائیدات اس کے ساتھ ہیں اور یہ میری طرف سے اسلام کا جری ہے۔ ایک احمدی کے ایک غلط خیال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی نے کہا کہ حدیث نبویؐ میں خلافت کے متعلق ''ثُمَّ سَكَتَ'' کے الفاظ ہیں لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ خلافت دائمی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تشریح حضرت مسیح موعود ؑ کے ارشادات کے قطعاً خلاف ہے اس لئے ایسے لوگوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے یا اپنے ایمان کی فکر کریں۔

حضور نے فرمایا: جو لوگ عبادات میں تقویٰ کی راہ پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں گے وہی کامیاب ہوں گے۔ آیت استخلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا میں شرک سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ہر قسم کے شرک سے اس وقت پاک رہیں گے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں گے اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا ہر احمدی کا اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں سے بولتا ہے اور اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے۔ درود شریف کے بغیر خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا اس لئے نماز میں درود شریف رکھا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ قبولیت کے تین ذرائع ہیں۔ اول اتباع رسول۔ دوم درود شریف اور سوم موہبت الٰہی۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد خدا کی محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر اتباع نبوی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ سے ملاقات کے لئے واسطہ کی ضرورت ہے اور وہ واسطہ آنحضرت ﷺ کی محبت ہے اور آپؐ کی محبت کے حصول کا ذریعہ آپ پر بکثرت درود بھیجنا ہے۔

حضور نے فرمایا خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل ہونے پر آنحضرتؐ پر کثرت سے درود بھیجنے کا کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ نئی صدی ہماری ذمہ داریاں بڑھا رہی ہے۔ اس لئے پہلے سے زیادہ درود بھیجیں۔ ہر شخص تک آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہر شخص کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اسی لئے 27/مئی کے دن تمام جماعت سے یہ عہد لیا گیا۔ اس کام کے لئے دعا بھی کریں اور خاص کوشش بھی کریں۔ آنحضرت ﷺ کو محسن انسانیت کے طور پر ثابت کر کے ساری دنیا کو ہم نے درود بھیجنے والا بنانا ہے تا کہ ساری دنیا اللہ کی رحمتوں کی وارث ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجہ میں ساری رات فرشتے نور کی مشکیں لے کر آتے رہے۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کی کامیابی دنیا کو عبادت گزار بنانے اور آپؐ پر درود بھیجنے والا بنانے میں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ درود شریف کے لفظ صَلِّ میں رحمت بھیجنے کا ذکر ہے، بَارِک میں اس سلسلہ کو جاری رکھنے اور بڑھانے کا ذکر ہے۔ صَلِّ بطور بیج کے ہے اور بَارِک اس بیج کو ترقی دینے کے لئے دعا ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اور درود بھیجتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنی زندگی میں پہلے سے بڑھ کر کامیابی دیکھیں گے۔ حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد نے جتنی توحید کے قیام کے لئے قربانیاں کیں ہم نے اس سے بڑھ کر کرنی ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک صاحب کتاب نبی کی بعثت کے لئے دعا کی اس کے مطابق آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ آپؐ کا دائرہ عمل ساری دنیا پر محیط ہے اس لئے اب آپؐ پر ایمان لانے پر ہی کامیابی کا انحصار ہے۔ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) کے قرآنی الفاظ کے مطابق ساری دنیا کی فلاح اس نبیؐ سے منسلک ہونے میں ہے۔ یہ پیغام لے کر ہم نے ساری دنیا میں جانا ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ساری دنیا تک حقیقی اسلام کو پہنچانا ہے۔ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں اور آپ کی دعائیں ہیں۔ ہر ملک میں رہنے والا عہد کرے کہ اس نے ساری دنیا کو اسلام سے روشناس کرانا ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے ساری دنیا میں خدا کی توحید کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اگر ہم نے یہ کام نہ کیا تو کوئی اور لوگ یہ کام کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم محروم رہ جائیں۔ اپنی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ آنحضورؐ پر درود بھیجیں اور دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلائیں۔ یہی ہماری کامیابی کا ذریعہ ہے اور اسی ذریعہ سے ہم دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ خدا کے وعدوں پر یقین رکھیں۔ وہ خدا اپنے وعدوں کے مطابق مسیح موعود ؑ کے تمام مخالفین کو نامراد کر دے گا۔ یہ صدیوں کی نہیں بلکہ دہائیوں کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

حضورانور کے اس ایمان افروز، ولولہ انگیز خطاب کے اختتامی الفاظ پر تمام حاضرین نے پُرجوش اور پُرسوز اسلامی نعرے لگائے۔ اس موقع پر ایک حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔ وہ یہ کہ جب تمام حاضرین جذبات کے عروج پر تھے اور پُرجوش نعرے آسمان سے باتیں کر رہے تھے تو حضور نے فرمایا ''خاموش''۔ حضورانور کی ایک آواز پر وسیع و عریض جلسہ گاہ میں فوری طور پر بالکل پوری طرح سناٹا چھا گیا۔ اس طرح ایک دفعہ پھر افراد جماعت نے ثابت کر دیا کہ وہ خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق و محبت اور اخلاص و وفا اور اطاعت و فرمانبرداری کا نہایت گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے غیر احمدی حضرات جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا انہوں نے برملا اظہار کیا کہ انہوں نے اپنی زندگیوں میں ایسا واقعہ پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

حاضری اور اختتامی دعا

حضورانور نے خطاب کے اختتام پر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں 40,655 احباب شریک ہوئے جو 86 ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں عربی، اردو، بنگلہ اور افریقی زبانوں میں مختلف وفود نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ترانے پیش کئے اور اسلامی نعروں کے ساتھ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مردوں کی جلسہ گاہ سے فراغت کے بعد حضورانور مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں بھی مستورات اور بچیوں نے مختلف زبانوں میں ترانے پیش کئے اور ایمان افروز اسلامی نعرے بھی لگائے۔ اس طرح خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا تاریخی جلسہ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر10

دمشق پر اتمام حجت اور مبلغین کرام کی قابل ستائش مساعی

1925ء میں سیریا پر فرانس کا قبضہ تھا۔ ان دنوں میں جبل دروز سے سلطان باشا الأطرش کی سربراہی میں تحریک انقلاب اٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے پورے شام میں پھیل گئی۔ اس کے نتیجہ میں ملک میں جنگ کے حالات پیدا ہوگئے اور شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر مسلسل بمباری کرکے تباہی مچادی۔ مگر ان ناموافق حالات میں بھی یہ دونوں مجاہد پیغامِ حق پہنچاتے رہے اور یکم اپریل 1926ء تک دمشق میں ایک جماعت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

(از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ522-523)

✿......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں فرمایا:

''شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب کے جانے کے بعد دمشق پر جو عذاب آیا وہ بتاتا ہے کہ ہم نے جو دمشق کے متعلق سمجھا تھا کہ اس کے لئے انذار اور تبشیر کا وقت آ گیا ہے وہ درست تھا۔ ادھر مَیں وہاں گیا، پھر یہ مبلغ بھیجے گئے۔ اس کے بعد وہاں ایسا عذاب آیا کہ دشمن بھی اعتراف کررہے ہیں کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔...... یہ عذاب استثنائی صورت رکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دمشق مخاطب ہوگیا ہے۔...... ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے شام کے مبلغین نے جو کام کیا وہ اس حد تک ہے کہ انہوں نے تبلیغ کو جاری رکھا اور وقت کو خطرات کی وجہ سے ضائع نہیں کیا۔ پہلی خوبی تو ان کی یہ ہے کہ انہوں نے حالات کے اس قدر خطرناک ہوجانے پر یہ نہ کہا کہ ہمیں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا تھا نہ کہ میدان جنگ میں رہنے کے لئے اس لئے ہمیں واپس بلالیا جائے۔ یہی ان کی خوبی دین اور سلسلہ سے محبت کی دلیل ہے۔ اور کئی ایک ایسے ہوتے ہیں جو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہمیں جان کا خطرہ ہے ہمیں واپس بلا لو۔...... بہر حال ہمارے مبلغین نے جو کچھ ہوسکتا تھا کیا۔ اور اب مولوی جلال الدین صاحب جس خطرہ میں کام کررہے ہیں اس کی وجہ سے جماعت کو ان کی قدر کرنی چاہئے۔...... میرے نزدیک علاوہ اس اخلاص کے اظہار کے جو شام کے مبلغین نے کیا اور عین گولہ باری کے نیچے تبلیغ کی، اس پر ہمارے دشمن بھی حیران ہیں۔...... اس بارہ میں بعض غیر احمدیوں سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے ہمارے مبلغین کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور کہا آپ ہی کے مبلغ کام کرنے والے لوگ ہیں جو کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مجھے تعجب ہوگا اگر غیر احمدی تو ہمارے مبلغین کی قدر کریں مگر احمدی نہ کریں''۔

(الفضل 18/جون 1926ء صفحہ 4 تا 7 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداول صفحہ168تا170)

✿......1926ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

''دمشق میں جماعت قائم ہورہی ہے۔ وہاں سے چندہ بھی آیا ہے۔ وہاں سے ایک دوست احسان حقی صاحب آئے ہوئے ہیں جو یہاں تعلیم پا رہے ہیں۔ (اس وقت ان کو حضرت صاحب نے کھڑا کرکے ان کا تعارف کرایا)۔ یہ معزز خاندان کے ہیں۔ ان کا خاندان جو ایک معزز اور بارسوخ خاندان سے ہے تمام کا تمام احمدی ہوگیا ہے۔ یہ صاحب پانچ زبانیں جانتے ہیں اور بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ یہاں اُردو زبان اور دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ غرض اس سال تبلیغ کا کام اچھے پیمانہ پر ہوا ہے''۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ412-413)

ضمناً عرض ہے کہ گو احسان حقی صاحب کا خاندان (ان کے والد اور چار بھائی) شام کے علاقہ سے پہلا احمدی خاندان شمار ہوتا تھا اور احسان حقی صاحب کو قادیان جاکر رہنے کا بھی اتفاق ہوا تھا لیکن بعد میں بدقسمتی سے یہ دوست احمدیت سے صدق وثبات اور اخلاص کا رشتہ قائم نہ رکھ سکے۔

جماعت دمشق کی طرف سے پہلے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کا اچھوتا انداز

1926ء کے جلسہ سالانہ کے لئے دمشق کی جماعت سے پہلی دفعہ چندہ جلسہ سالانہ ارسال کیا گیا۔ لیکن اس کے ادا کرنے کا انداز نرالا اور دلنشین ہے۔ اس کا ذکر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ ناظر ضیافت قادیان کے نام اپنے ایک خط میں کیا جسے خلاصۃً نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

ارادہ تھا کہ جماعت احمدیہ دمشق بھی جلسہ سالانہ میں حصہ لیوے۔ اس بنا پر گزشتہ سال جو حضور نے فہرست اشیاء معہ قیمت اخبار الفضل میں شائع کی تھی مطالعہ کی۔ اس میں سے موم بتیوں کو انتخاب کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: اختار ذکر لفظ المنارة إشارةً إلى أن أرض دمشق تنير وتشرق بدعوات المسيح الموعود۔ (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کے سفید منارہ پر نزول والی حدیث میں لفظ منارہ کا اس لئے استعمال کیا کیونکہ سرزمین دمشق مسیح موعود کی دعاؤں کے نور سے منور اور روشن ہوجائے گی۔) اس لئے نورانی چیز کا انتخاب کیا۔

(ماخوذ از الفضل 26/ نومبر 1926ء صفحہ2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ236-237)

مکرم منیر الحصنی صاحب کا قبول احمدیت

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب نے دمشق میں چھ ماہ کے قریب عرصہ قیام فرمایا۔ آپ چونکہ قبل ازیں بیت المقدس میں کلیۃ صلاح الدین الأیوبی میں تدریس کے فرائض سرانجام دے چکے تھے اور کئی سال اس سرزمین پر قیام فرما چکے تھے اس لئے آپ کے دوستوں، شاگردوں اور واقف کاروں کا حلقہ بیت المقدس اور شام میں وسیع تھا جن سے آپ نے مولانا جلال الدین صاحب شمس کا تعارف کروادیا۔ ان میں سے ایک بزرگ شخصیت جناب منیر الحصنی صاحب کی تھی۔ آپ خود لکھتے ہیں کہ:

''میری خوش قسمتی تھی کہ میرا تعارف حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سے ہوگیا۔ چنانچہ مَیں اکثر اوقات ان کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور کئی ان امور دینیہ میں آپ کے ساتھ بات کرتا جن کا حل وہاں کے مولویوں کے پاس نہ تھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایسے امور نے نئی نسل کو فتنہ میں ڈال دیا تھا۔ چنانچہ ان کے دلوں میں اسلام کے بارہ میں شکوک اور شبہات پیدا ہوگئے تھے۔ لیکن مَیں ہر دفعہ مولانا شمس صاحب سے نہایت تسلی بخش جواب پاتا تھا اور اسلام پر ہر اعتراض کا کافی وشافی ردّ ملتا تھا۔ مَیں اکثر آپ کی اسلام کے دفاع میں گفتگو کے دوران محسوس کرتا تھا کہ جیسے قرآن کریم دوبارہ اس زمین پر نازل ہوا ہے''۔ (البشریٰ مارچ 1936ء)

گو کہ مکرم منیر الحصنی صاحب حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب سے شروع میں ہی متعارف ہوکر ان کے گہرے دوست بن گئے تھے، اور بڑی کثرت سے آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ آپ کی زبان سے مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علم کلام کی قوت کا بھی اعتراف تھا، پھر بھی احمدیت میں داخل ہونے کے لئے مزید تسلی چاہتے تھے۔ اور یہ تسلّی 1927ء میں اس وقت ہوئی جب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دمشق میں ایک تحریری مناظرہ ڈنمارک کے ایک مشہور پادری الفریڈ نلسن سے کیا جو بیس سال سے شام کے علاقہ میں عیسائیت کا کام کررہے تھے اور شام کے عیسائی مشنوں کے انچارج تھے۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ کیا حضرت مسیح ناصری فی الواقعہ صلیب پر فوت ہوئے؟ اس مناظرہ میں حضرت مولانا شمس صاحب کے دلائل سن کر مکرم منیر الحصنی صاحب احمدیت میں شامل ہوگئے۔ چنانچہ آپ خود لکھتے ہیں:

''میرے قبول احمدیت کا سب سے بڑا سبب یہی مناظرہ تھا۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا کہ احمدی مبلغ کے دلائل وبراہین لاجواب تھے۔ مسیحی مناظر سے ان کا کوئی جواب نہ بن پڑا اور عزت وغلبۂ اسلام نصف النہار کی طرح ظاہر ہو گیا۔ عیسائی پادری اور مولانا شمس صاحب میں مناظرہ سے پہلے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ اختتام مناظرہ پر پوری روئداد مناظرہ فریقین کے خرچ پر طبع کرائی جائے گی۔ لیکن جب مناظرہ ہو چکا تو وہ اپنے عہد سے پھر گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ قبول حق کے لئے کھول دیا اور مجھے مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا''۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ525)

مسیح موسوی کے پیرو اور مسیح محمدی کے غلام

مکرم منیر الحصنی صاحب کا ذکر خیر ہورہا ہے تو اس سیاق میں ان کا ایک بہت ہی اچھوتا واقعہ ہدیہ قارئین کرنا ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔

ایک دفعہ مکرم منیر الحصنی صاحب کے چھوٹے بھائی کو جب ایک عیسائی زرگر کی خیانت کا علم ہوا تو وہ اس کی دکان پر جاکر اس سے جھگڑنے لگے۔ اتنے میں زرگر کے بھائی نے پیچھے سے آ کر انہیں گردن پر مُکّا مارا اور بھاگ گیا۔ مکرم منیر الحصنی صاحب کے بھائی نے پولیس میں رپورٹ درج کرادی۔ اب اس مسیحی کے رشتہ دار مکرم منیر الحصنی صاحب کے ایک اور بھائی کے پاس گئے تا وہ اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھائیں اور معاملہ رفع دفع ہوجائے۔ لیکن انہوں نے ان عیسائیوں کو اور بھی ڈرایا دھمکایا۔ آخر وہ مکرم منیر الحصنی صاحب کے پاس آئے۔ آپ نے کہا کہ یا تو اسی دکان پر مُکّا مارنے والے کو سب کے سامنے مُکّا مار کر بدلہ لیا جائے یا حکومتی فیصلہ کا انتظار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جو فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہے۔ آپ نے دونوں طرف سے اقرار لے لیا۔ پھر زرگروں کے بازار میں گئے۔ وہاں ایک دکان پر کھڑے ہوکر سب کو خاموش کرایا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹہ تک لیکچر دیا جس میں بتایا کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے اپنی دی ہوئی نعمتوں میں سب انسانوں کو مساوی قرار دیا ہے۔ سورج جیسے مسلم کو روشنی پہنچاتا ہے ویسے ہی مسیحی کو۔ اور جیسے ایک مسلم اپنے ناک کے ذریعہ نہایت آزادی سے ہوا سونگھتا ہے ویسے ہی ایک مسیحی۔ پس کیا خدا تعالیٰ کا یکساں معاملہ ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہم بھی ہر ایک انسان کو انسان سمجھ کر اس سے انسانیت کا معاملہ کریں؟ اور ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نہ تو عام طور پر مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر عمل کرتے ہیں نہ مسیحی حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشادات بجالاتے ہیں۔ مثلاً مسیحؑ نے کہا ہے کہ اگر کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ مگر کون مسیحی اس پر عمل کرتا ہے؟ یا اس کا صحیح مطلب سمجھنے کی کوشش کرتا ہے؟ مگر مَیں ایک مسلم ہوکر اس کے معانی سمجھتا ہوں۔...... بات یہ ہے کہ جو شخص امن اور سلامتی کی راہ چھوڑتا ہے وہ انسانیت کے درجہ سے گر کر وحشی جانوروں کی سیرت اختیار کرتا ہے۔ پس ایسے شخص کی تربیت اور اصلاح کے لئے بعض وقت سزا دینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ میں مکّا مارنے والے بھائی کے متعلق یقین رکھتا ہوں کہ وہ سعید الفطرت ہے اور وہ بدلہ دینے کے لئے بھی تیار ہے اس لئے اس کو معاف کرتا ہوں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مذکورہ بالا قول کی تفسیر عملی طور پر دیتا ہوں۔ دیکھو جس نے میرے بھائی کو مارا مَیں اس کے سامنے اپنا گال پیش کرتا ہوں، اگر چاہے تو اس پر بھی تھپڑ مار لے۔ اس پر انہوں نے ضارب کے قریب اپنا گال کیا تو اس نے اس پر تھپڑ مارنے کی بجائے بوسہ دے دیا۔ یہ ایک ایسا منظر تھا کہ تمام حاضرین کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

(ماخوذ از الفضل یکم اکتوبر 1929ء صفحہ1-2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ240-242)

مولانا شمس صاحب پر قاتلانہ حملہ

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے عیسائیت کے خلاف محاذ پر کامیاب تبلیغی جہاد کرنے کے علاوہ علماء ومشائخ کا بھی مقابلہ کیا۔ وہاں کے علماء کا طبقہ ملک میں احمدیت کے پاؤں جمتے دیکھ کر سخت برافروختہ ہوگیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے دلائل وبراہین کا بھی وہی جواب دیا جو ہمیشہ حق کے مخالفین دیا کرتے ہیں۔ یعنی دسمبر 1927ء میں آپ پر خنجر سے قاتلانہ حملہ کرایا گیا۔

حضرت مولانا شمس صاحب خود اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ:

''تفصیلِ حادثہ یہ ہے کہ پہلے تو مجھے مدت سے خطوط میں قتل کی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ چنانچہ ٹریکٹ الجہاد الاِسلامی (جس میں مَیں نے ثابت کیا تھا کہ اس وقت دین کے لئے قتال جائز نہیں بلکہ یہ زمانہ تبلیغ کا زمانہ ہے) کے بعد مشائخ کی طرف سے یہ خط آیا کہ چونکہ تم جہاد دینی اور دین کے لئے قتال کو حرام قرار دیتے ہو اس لئے ہم پر تمہارا خون گرانا واجب ہے۔ پھر دو ماہ سے جب مَیں نے ان کے چیلنج مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے شرائط مناظرہ شائع

کیں اور لکھا کہ مناظرہ تحریری ہونا چاہئے اور فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے موت کے سوا آسمان پر اٹھا لینے کے معنی ثابت کرنے پر تین ہزار قرش انعام مقرر کر دیا، اور علاوہ ازیں پانچ چھ اشخاص بھی سلسلہ میں داخل ہو گئے تو پھر انہوں نے منبروں پر مساجد میں لوگوں کو اکسانا شروع کیا اور کہا کہ تم اس ہندی سے ملو، نہ اس کی کتابیں پڑھو۔ اور مزید برآں انہوں نے مخفی کمیٹیاں بھی کیں جن میں قتل وغیرہ کے مشورے کرتے رہے۔...... جب سے یہاں جنگ شروع ہوئی ہے ایسے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کو دیکھتے ہوئے مَیں مستبعد نہیں سمجھتا تھا کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہو مگر صدق اور حق کی قوت تھی جو میرے دل کو کبھی خوفزدہ نہ ہونے دیتی تھی اور جب کبھی ایسا خیال آتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ شعر زبان پر آ جاتا تھا:

وَلَسْتُ أَخَافُ مِنْ مَوتِی وَقَتْلِی

إِذَا مَا كَانَ مَوْتِی فِی الْجِهَادِ

(یعنی مَیں اپنے قتل اور موت سے ہرگز نہیں ڈرتا اگر وہ مجھے خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے آئے۔ ناقل)

دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں ایک عبارت ہے جو ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے جب مَیں نے اسے پہلی بار پڑھا تو اس نے میرے جسم میں ایک بجلی کی سی تاثیر کی تھی۔ اس وقت میں سخت رویا تھا۔ اور اسی وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے خدا ہمیں بھی سید عبداللطیف صاحب شہید سا صدق واستقامت عطا فرما۔ اس عبارت کے الفاظ تقریباً یہ ہیں:

اے عبداللطیف تیرے پر خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں کہ تو نے میری زندگی میں صدق وصفا واستقامت کا نمونہ دکھایا۔ جو میرے بعد آئیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیسا نمونہ دکھائیں گے۔

اس طرح میرے ایک معزز دوست نے قادیان سے لکھا کہ اگر دمشق کی بجائے جدہ میں آپ جا کر تبلیغ کریں تو وہاں سے سب ممالک میں تبلیغ کر سکیں گے۔ تو مَیں نے انہیں یہی جواب دیا تھا کہ مَیں تو حکم کا بندہ ہوں جیسا حضرت صاحب ارشاد فرمائیں گے بجالاؤں گا۔ لیکن اگر مجھ پر چھوڑا جائے تو مَیں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ یا تو تبلیغ کرتے کرتے یہاں فوت ہو جاؤں یا اللہ تعالیٰ مجھے ایک مستقل مخلص جماعت عطا فرمائے۔

22/دسمبر 1927ء کو مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھر سے نکلا تا کوئی کھانے کی چیز خریدوں۔ چونکہ دن جمعرات تھا اور اس دن رات کو سب احمدی میرے مکان پر جمع ہوتے ہیں۔ بازار دور ہونے کی وجہ سے وہاں جانا نہ چاہا۔ میرے مکان کی گلی سے باہر نکلتے ہی ایک دکان ہے وہاں سے چنے خرید کر واپس اپنے گھر چلا۔ مکان سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا موڑ ہے جہاں مغرب ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جب وہاں پہنچا تو مَیں نے یہ محسوس کیا کہ مجھے کوئی پیچھے سے پکڑنا چاہتا ہے۔ جب مَیں نے اس سے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے زور سے خنجر میری کمر میں مارا۔ اس ضرب کو مَیں نے محسوس کیا۔ میرے ہمسایہ کا دروازہ کھلا تھا اس میں جلدی سے داخل ہو گیا اور انہیں کہا: دیکھو مجھے کسی نے خنجر سے مارا ہے۔ آخر وہ اترے اس وقت خون زور سے بہ رہا تھا۔ مَیں اپنے مکان کے دروازے میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پولیس پہنچ گئی اور آدھ گھنٹہ تقریباً اپنے کاغذات وغیرہ پُر کر کے مجھے ہسپتال میں لائے"۔

(الفضل 7/ فروری 1928ء صفحہ 7-8 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ 183تا186)

شدید سردی کا موسم ہونے کی وجہ سے شمس صاحب نے ایک موٹا کوٹ پہن ہوا تھا جس کی وجہ سے خنجر کا زخم گہرا تو رہا لیکن دل تک نہ پہنچ سکا۔ آپ زمین پر گر گئے، ہمسایوں نے آ کر آپ کو ہسپتال منتقل کیا۔ جب مکرم منیر الحصنی صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ فوراً ہسپتال پہنچے اور بمشکل اجازت لے کر جب اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں مولانا شمس صاحب زیر علاج تھے تو آپ کو مولانا شمس صاحب نے فرمایا: میرے کمرے میں جاؤ، اس میں فلاں جگہ پر سونے کی اشرفیاں پڑی ہوئی ہیں وہ لے جاؤ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو قادیان میں دعا کے لئے تار بھیج دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مکرم مصطفیٰ نویلاتی صاحب کے والد صاحب کی طرف سے امام مہدی علیہ السلام کو بطور ہدیہ دی گئی ان اشرفیوں سے حضورؓ کی خدمت میں دعا کی تار ارسال کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مولانا شمس صاحب کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔

(مقالات وردود أحمدية از نذير مرادني صفحہ 25-26۔ مکرم طہ قزق صاحب آف اردن کی بلاد شام میں احمدیت کے بارہ میں غیر مطبوعہ یادداشتیں)

......اور خطرہ ٹل گیا

خاکسار عرض کرتا ہے کہ دمشق میں بغرض تعلیم قیام کے دوران خاکسار نے یہ واقعہ مکرم ابو الفَرَج الحصنی صاحب (جو مکرم منیر الحصنی صاحب کے بھتیجے ہیں) سے تفصیلاً سنا تھا۔ آخری حصہ کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ مکرم منیر الحصنی صاحب کا بیان ہے کہ:

جس ڈاکٹر نے مکرم شمس صاحب کا علاج کیا وہ عیسائی تھا۔ اور عیسائیوں کے ساتھ مناظروں کی وجہ سے یہ عیسائی ڈاکٹر خاص طور پر مکرم شمس صاحب کی حالت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ ابتدا میں حالت بہت خطرناک تھی اور ڈاکٹر نے ایک رات کہا کہ اگر آج کی رات خیر وعافیت سے گزر گئی تو پھر خطرہ ٹل جائے گا۔ منیر الحصنی صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن جب مَیں ہسپتال گیا تو اس عیسائی ڈاکٹر نے حیرت زدہ ہو کر کہا کہ آج کی رات معجزہ ہوا ہے۔ کیونکہ شمس صاحب کی حالت یکدم بہت بہتری کی طرف مائل ہو گئی ہے اور اب ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

جب ہم سلسلہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان معجزات کے پیچھے خلیفۂ وقت اور افراد جماعت کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کا آسمانی حربہ کارفرما ملتا ہے۔ آیئے دیکھیں ان دنوں میں قادیان میں کیا ہوا۔

22/دسمبر 1927 کو مولانا شمس صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور 24/دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں دو تار موصول ہوئے۔ ایک دمشق سے مولانا جلال الدین صاحب شمس پر قاتلانہ حملہ میں زخمی ہونے کے بارہ میں تھا جبکہ دوسرا سماٹرا کے مبلغ مولوی رحمت علی صاحب کی طرف سے تھا جس میں انہوں نے مخالفین جماعت کے ساتھ مباحثہ میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضورؓ کے ارشاد کے ماتحت اس تار کا اعلان اسی وقت بورڈ پر لگا دیا گیا جس میں مولانا جلال الدین شمس صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی گئی تھی۔ پھر حضورؓ نے اعلان کرا دیا کہ احباب بارہ بجے مسجد اقصیٰ میں جمع ہوں جہاں مل کر دعا کی جائے گی۔ دسمبر کے ایام ہونے کی وجہ سے ایک خاصی تعداد جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آنے والے احمدی احباب کی بھی تھی جو سب مسجد میں جمع ہو گئے۔ حضورؓ نے تشریف لا کر مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا:

"آج دو تاریں دو مختلف علاقوں کے مبلغوں کی طرف سے آئی ہیں۔ چونکہ یہ ایک رنگ میں قومی اہمیت رکھتی ہیں اس لئے مَیں نے دوستوں کو اس جگہ جمع کیا ہے تا کہ انہیں سنائی جائیں اور احباب مل کر دعا کریں۔"

اس کے بعد حضورؓ نے دمشق کے بعض حالات بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا:

"غرض مولوی جلال الدین صاحب کی پچھلی رپورٹوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ مولویوں کی طرف سے ان پر قاتلانہ حملہ کی تجویز ہو رہی ہے۔...... ان دونوں باتوں کے لئے احباب دعا کریں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ مولوی جلال الدین صاحب کو شفا دے اور آئندہ محفوظ رکھے۔ دوسرے مولوی رحمت علی صاحب سے جو مباحثہ ہونے والا ہے اس میں خدا غلبہ عطا کرے۔"

اس کے بعد حضور مسجد کی محراب میں قبلہ رُو ہو کر بیٹھ گئے اور تمام مجمع قبلہ رُو ہو گیا اور دعا کی گئی جو پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

(ماخوذ از الفضل 3/ جنوری 1928ء صفحہ 5-6 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ 177-178)

چنانچہ مولانا شمس صاحب کی یہ معجزانہ شفاء حضرت امام جماعت احمدیہ اور افراد جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔

عربی اخبارات میں اس واقعہ کا ذکر

مولانا شمس صاحب پر قاتلانہ حملہ کی خبریں عربی اخبارات میں شائع ہوئیں اور انہوں نے اس واقعہ کی مذمت کی اور آرٹیکل چھاپے۔ چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

✿...... اخبار الف باء نے حادثہ کے دوسرے دن "المبشر الاسلامی" کے عنوان کے تحت لکھا:

پولیس کی طرف سے ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ السید جلال الدین شمس ابن امام الدین احمدی جبکہ مغرب کے بعد اپنے گھر جا رہے تھے تو بعض اشخاص نے انہیں خنجر سے خطرناک طور پر زخمی کر دیا۔ دو شخصوں کو اس جرم میں پکڑا گیا ہے اور تحقیق کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشخاص بعض علماء کی طرف سے اس کام کے لئے بھیجے گئے تھے۔

✿...... اس خبر کو بیروت کے اخبارات البلاغ اور المشرق نے بھی نقل کیا ہے۔

✿...... اخبار الصفاء کے دمشقی مراسل نے یہ لکھا ہے کہ:

یہی بات ارجح معلوم ہوتی ہے کہ وہ مشائخ کی طرف سے خصوصاً شیخ ہاشم الخطیب کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔

✿...... اخبار الرأی العام نے لکھا:

ہم اپنی رائے اس بارہ میں محفوظ رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس وقت تک جو کچھ معلوم ہوا اور لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے وہ یہی ہے کہ یہ اشخاص شیخ ہاشم الخطیب اور شیخ علی الدقر کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو انہیں سخت سزا دینی چاہئے۔

✿...... اخبار المقتبس نے مندرجہ ذیل چار عنوان دیئے:

حرية الفكر والعقيدة (آزادئ فکر وعقیدہ)

✿...... تعالیَ الله عما يعملون (اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے جو کسب وہ کرتے ہیں)

✿...... الإسلام دين تسامح وهداية (اسلام رواداری اور رشد وہدایت کا مذہب ہے)

✿...... الاعتداء السافل على المبشر الأحمدی (احمدی مبلغ پر بزدلانہ حملہ)

ان عنوانات کے ماتحت لکھا ہے:

گزشتہ ہفتہ کی خبروں میں سے ایک خبر یہ تھی کہ چند اشخاص نے شیخ جلال الدین شمس المبشر الأحمدی الهندی کو جبکہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تھے چھری سے چند زخم لگائے اور اسے حیات اور موت کے درمیان زخمی چھوڑ کر بھاگ گئے۔

✿...... پھر لکھا ہے:

اسلام جہلاء کے ایسے برے افعال سے پاک ہے۔ وہ ایک سیدھا راستہ ہے جو بھلائی کا حکم دیتا اور بھلائی سے منع کرتا اور کسی نفس کا بدون حق کے قتل حرام قرار دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس جرم کے ارتکاب کا باعث ایک پُرجوش مباحثہ تھا جو استاد مبشر اور بعض جہلاء مسلمین کے درمیان ہوا۔ اس وقت بعض نے ان کو دفتر میں ہی مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے اور ان کے بد ارادہ کے پورا ہونے کے درمیان مسلمانوں کا ایک سنجیدہ گروہ حائل ہو گیا۔ اور مجمع کسی ناخوشگوار واقعہ کے بغیر ہی منتشر ہو گیا۔ لیکن ان کے کینہ اور غصہ سے بھرے ہوئے دل استاد مبشر پر غیظ وغضب سے بھر گئے اور گردشوں کا انتظار کرنے لگے۔ رستوں کے موڑوں پر اس کو اچانک قتل کرنے کے قصد سے چھپ کر گھاتیں لگانے لگے۔ اس کی نسبت جھوٹی افواہیں اڑانے لگے۔ اسے برطانوی استعمار کی تائید کی تہمتیں لگانے لگے۔ اور یہ کہنے لگے کہ مذہب احمدی کا بانی یہ کہتا ہے کہ اسلام کی نجات اسی میں ہے کہ وہ دولت برطانیہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔

وقوع جرم اور حدوث خیانت سے پہلے یہ حالت تھی اور لوگوں کا یہی خیال ہے کہ اسی سبب سے مجرموں نے اس بدجرم کا ارتکاب کیا ہے۔

پھر لکھا ہے:

ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ علماء اور شیوخ اس جرم کو نہایت برا خیال کرتے ہیں۔ یہ فعل جہلاء کا ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام ان کے اس فعل سے بلند اور پاک ہیں۔

(ماخوذ از الفضل 14/ فروری 1928ء صفحہ 6 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ 189تا192)

مولانا شمس صاحب کو دمشق چھوڑنے کا حکم

مولانا شمس صاحب کچھ عرصہ زیر علاج رہ کر مؤرخہ 8/جنوری 1928ء کو ہسپتال سے ڈسچارج ہو گئے، لیکن اس کے بعد علماء کی شورش کی وجہ سے شام کی فرانسیسی حکومت نے آپ کو دمشق میں مزید ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے آپ نے منیر الحصنی صاحب کو دمشق میں اپنا قائمقام امیر مقرر کر دیا اور 17/مارچ 1928 کو دمشق سے نکل کر فلسطین میں آ گئے، اور حیفا میں اپنا مرکز قائم کر لیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ 525. سلسلہ احمدیہ صفحہ 378-379)

(باقی آئندہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

یہ جو شہادتیں ہوئی ہیں اور جس اذیت کے دَور سے بعض جگہ جماعت گزر رہی ہے اس کے پیچھے بھی فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کی آوازیں آرہی ہیں۔ خدا دشمنوں کو کبھی خوش نہیں ہونے دے گا۔ ان کی خوشیاں عارضی خوشیاں ہیں۔ ہر شہادت جو کسی بھی احمدی کی ہوئی ہے، پھول پھل لاتی رہی ہے اور اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھول پھل لائے گی۔

ہر شہید جب جاتا ہے تو یہ پیغام دے کر جاتا ہے کہ مَیں مرا نہیں بلکہ زندہ ہوں۔ اب تم بھی یاد رکھو کہ جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا یہی تعلق تمہیں بھی زندگی دے گا۔

(ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب اور سیٹھ محمد یوسف صاحب کی شہادتوں پر شہداء کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 12 ستمبر 2008ء بمطابق 12 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ (البقرة:154تا157)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں اُن کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

ان آیات کی تلاوت سے اندازہ تو ہو گیا ہوگا کہ آج جو مضمون مَیں بیان کرنے لگا ہوں وہ گزشتہ دنوں ہمارے بھائیوں اور بزرگوں کی جو شہادتیں ہوئی ہیں ان کے حوالے سے ہے۔ ان آیات میں صبر، دُعا، شہداء کا مقام، ابتلاؤں کی وجہ، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی طرف توجہ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پانے والوں کا ذکر ہے۔ اور یہ باتیں ہی ہیں جو ایک مومن کے حقیقی مومن ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ان آیات میں سے جو پہلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان لانے والوں کی نشانی یہ ہے کہ مشکلات کے وقت وہ گھبراتے نہیں۔ بلکہ ہر مشکل ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیرتی ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف ایک مومن کی توجہ پھرنی چاہئے اور کسی تکلیف پر ایک مومن کا فوری ردّ عمل یہ ہونا چاہئے کہ وہ اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کا مظاہرہ کرے۔ یعنی صبر اور دُعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے۔ پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کیا ہے کہ تمہیں مشکلات آئیں گی، تکلیفیں پہنچیں گی لیکن ایسی صورت میں تمہارے ایمان کی پختگی کا حال یہی ہے کہ ایک تو صبر سے ان کو برداشت کرنا ہے، کسی بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا۔ دوسرے ان کے دُور کرنے کے لئے انسانوں کے آگے نہیں جھکنا بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ اُسی سے دعا مانگنی ہے۔ اپنے ایمان میں استقامت اور ثبات قدم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام پر استقلال سے قائم رہنا ہے جو خدا تعالیٰ نے مومنوں کے سپرد کیا ہے اور وہ کام ہے خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا۔ وہ کام ہے آنحضرت ﷺ کے کام کو دنیا میں پھیلانا۔ وہ کام ہے دنیا کو زمانے کے امام کی جماعت میں شامل کرکے حقیقی اسلام سے روشناس کرانا۔ اس کے لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں جان اور مال کے قربان کرنے کے امتحانوں سے گزرنا پڑے اور روحانی اذیتوں کا بھی سامنا کرنا پڑے۔ روحانی اذیتیں کیا ہیں؟ ہمارے کلمہ کہنے پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ نمازیں پڑھنے پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ علاوہ دوسری اذیتوں کے جو جسمانی اور مالی اذیتیں ہیں، یہ روحانی اذیتیں بھی ہیں تو ان سب اذیتوں سے اس کام کے لئے گزرنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلانے اور ذہنی طور پر مومن کو ان تکلیفوں اور اذیتوں کے لئے تیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم صبر، حوصلے اور دعاؤں کے ساتھ ان امتحانوں سے گزرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا، تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ وہ ایسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور انجام کار فتح ان صبر کرنے والوں کی ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جان کی قربانی کرنے والوں کے مقام کے بارے میں فرماتا ہے کہ دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کا خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن تو تمہیں اس لئے قتل کرتا ہے کہ زندگی کا خاتمہ کرکے تمہاری جان لے کر عددی لحاظ سے بھی تمہیں کم اور کمزور کردے۔ لیکن یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ایک شخص یا چند اشخاص کا قتل جو خدا کے دین کے لئے ہو، جماعتوں کو مُردہ نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو دونوں جہاں کا مالک ہے اگر ایک انسان یہاں مرتا ہے تو دوسرے جہان میں جب زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ ایک قتل سے جماعتیں مردہ نہیں ہو جایا کرتیں۔ بلکہ ایک شخص کی موت کئی اور مومنوں کی زندگی کے سامان کر جاتی ہے۔ ایک شہادت مومنوں کو خوفزدہ نہیں کرتی بلکہ ان میں وہ جوش ایمانی بھر دیتی ہے کہ ایمانی لحاظ سے کئی کمزوروں کو سستیوں سے نکال کر باہر لے آتی ہے۔ ایمان میں وہ زندگی کی

حرارت پیدا کر دیتی ہے کہ خوفزدہ ہونے کی بجائے کئی اور سینہ تان کر دشمن کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اے نادانو! تم سمجھتے ہو کہ ایک شخص کو مار کر تم نے ہمیں کمزور کر دیا ہے؟ تو سنو اس ایک شخص کی موت نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہے جس نے ہمیں وہ زندگی عطا کی ہے، ہمیں اپنی قربانیوں کے قائم کرنے کا وہ فہم عطا کیا ہے جس سے ہم ایک نئے جوش اور جذبے سے دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

گزشتہ دنوں جب ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو شہید کیا گیا تو مَیں نے یہ نظارہ بھی دیکھا۔ زبانی بھی اور تحریری طور پر بھی میرے سامنے یہ اظہار کیا گیا کہ اگر فلاں جگہ جہاں ہم رہتے ہیں خون کی ضرورت ہے یا کسی بھی خطرناک جگہ پر جہاں کسی احمدی کے خون کی قربانی کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے کہ ہم اپنا خون پیش کریں۔ پس یہ قربانی کا جذبہ اس لئے ابھر کر سامنے آیا ہے کہ دشمن کو بتائیں کہ اللہ کے آگے جھکنے والوں اور ہر حال میں اس کی رضا پر راضی رہنے والوں کو موتوں کا خوف متاثر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسے مرنے والوں کے لئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ مردہ نہیں بلکہ دائمی زندگی پانے والے ہیں۔

پس ایک تو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا اپنے پیچھے رہنے والوں کے لئے، مومنوں کے لئے، ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بن کر ان کو زندہ کر دیتا ہے۔ جو اُس کے درجات میں بلندی کی بھی دعا کرتے ہیں اور جو دائمی زندگی ہے اس میں اُس کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہی ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہے کہ اس دنیا میں وہ کام کرے جس سے اخروی زندگی میں فیض پائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا واضح طور پر یہ اعلان بھی ہے کہ اللہ کی راہ میں مرنے والا مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے کیونکہ وہ فوری طور پر وہ مقام پا لیتا ہے جس سے اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن مرنا ہے لیکن وہ درجہ جو اعلیٰ حیات کا درجہ ہے، ایک دم میں ہی ہر ایک کو نہیں مل جائے گا۔ ہر شخص جو مرنے والا ہے ایک درمیانی حالت میں اس کو رہنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہید کے بارے میں فرمایا کہ اسے فوری طور پر اعلیٰ حیات مل جاتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کی چھ خصوصیات ہیں۔

- نمبر ایک یہ کہ اسے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے وقت ہی بخش دیا جائے گا۔
- دوسرے وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔
- تیسرے اسے قبر کے عذاب سے پناہ دی جائے گی۔
- چوتھے وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔
- پانچویں اس کے سر پر ایسا وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔
- نمبر چھ، اور اسے اپنے 70 اقارب کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی۔ کتاب فضائل الجہاد۔ باب فی ثواب الشہید)

پس یہ شہید کا مقام ہے۔ اَحْیَاء جو حَیّ کی جمع ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس کی زندگی کا عمل ضائع نہیں جاتا۔ پس شہید کا قتل اس اعلیٰ حیات کو فوری پا لیتا ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ جس کے پانے کے لئے ہر مرنے والا ایک درمیانی عرصے سے گزرتے ہوئے پہنچتا ہے اور وہ عرصہ ہر ایک کی روحانی حالت کے لحاظ سے ہے۔ کوئی اسے جلد حاصل کر لیتا ہے اور کوئی دیر سے حاصل کرتا ہے۔ اَحیَاءَ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس کا بدلہ لیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ دشمن کو فرماتا ہے کہ تم نے ایک زندگی ختم کر کے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے بڑا ثواب کما لیا اور ہم نے جماعت کو کمزور کر دیا لیکن یاد رکھو کہ مرنے والے نے شہادت کا رتبہ حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب تو پا ہی لیا ہے لیکن اس کی شہادت بغیر بدلے کے نہیں جائے گی۔ پس غور سے سن لو کہ ع خوں شہیدان ملت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائیگا۔

آج بھی ہر شہید کے خون کے ایک ایک قطرے کا خدا تعالیٰ خود انتقام لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْن۔ یہ دنیا والے ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ تمہاری عقل تو ایسی ماری گئی ہے کہ باوجود اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھنے کے، باوجود اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے، ایسی حرکتیں کر کے تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (النساء:94) اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہو گی وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا اور اسے اپنے سے دور کر دے گا اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر دے گا۔

اور مومن کی تعریف آنحضرت ﷺ نے ایک جگہ بیان فرما دی۔ ایک روایت میں آتا ہے، اسامہؓ بن زید اور ایک انصاری نے ایک موقع پر ایک کافر کا تعاقب کیا جب اس کو پکڑ کر مغلوب کر لیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ میرے انصاری دوست نے تو اس کو کچھ نہیں کہا وہ اس پر ہاتھ اٹھانے سے رک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔ واپسی پر جب آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کلمہ توحید پڑھ لینے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا۔ کیا تو نے اس کے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ اور بار بار آپؐ نے یہ الفاظ دوہرائے۔ اس پر مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا تلوار کے خوف سے کہا ہے؟ ۔ اس پر مَیں نے خواہش کی کہ آج سے پہلے مَیں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لَاالٰہ الّا اللہ)

پھر ایک روایت میں ابی مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔ تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ باقی اس کا حساب اللہ کے ذمّہ ہے۔

(مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب الامر ستقبال الناس حتی یقولوا اَلاالٰہ الّا اللہ)

اب یہ جو نام نہاد علماء ہیں، مسلمانوں کو غلط رنگ میں ورغلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے ایک حصّہ پر تو احمدی ایمان لاتے ہیں، لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تو کہتے ہیں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ پر ایمان نہیں لاتے۔ دوسرے حصے کی نفی کرتے ہیں، اس لئے یہ واجب القتل ہو گئے۔ کیا ان لوگوں نے ہمارے دلوں میں بیٹھ کر دیکھا ہے؟ یا دل چیر کر دیکھا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے؟

جو فہم و ادراک خاتم النبییّن کا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے، ان مولویوں کو تو اس کا کروڑواں حصہ بھی ادراک نہیں ہے اور کہتے یہ ہمیں ہیں کہ ہم ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اس لئے واجب القتل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس مقام ختم نبوت سے ہمیں آشنا کرایا ہے وہ یہ ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی کس قدر شان بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے، کسی کو عارف کے درجہ تک پہنچاتا ہے، کسی کو آیت اللہ اور حجۃ اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر1 صفحہ170-271۔ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر 1۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبییّن جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمتیں اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو‘‘۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ308 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں فرمایا کہ:

’’اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں‘‘۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141 مطبوعہ لندن)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ہے مقام اور آج کے یہ فتنہ پرداز اور بدطینت نام نہاد علماء کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو احمدی آخری نبی نہیں مانتے، اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور واجب القتل ہیں اور میڈیا پر اس کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ وہ کام جو یہ کر رہے ہیں اس کی نہ خدا ان کو اجازت دیتا ہے اور نہ خدا کا رسول ان کو اجازت دیتا ہے اور ظلم یہ ہے کہ ان کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

پس ہمیں تو اس رسول کی پیروی نے نشانوں سے انعام یافتہ کیا ہوا ہے۔ اب بھی اپنی فتنہ پردازیوں اور احمدیوں پر ظلم سے باز آ جاؤ، ورنہ یاد رکھو کہ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ (الأعراف:184) کا نشان جیسے کل ظاہر ہوا تھا وہ آج بھی ظاہر ہو سکتا ہے اور ہو گا۔

پس اللہ تعالیٰ کی ڈھیل کو اپنی فتح نہ سمجھو۔ ہاں ہم کیونکہ ایمان میں پختہ ہیں، زمانے کے امام کو مان چکے ہیں جسے آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع نے آپ ﷺ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے، آپؐ کے غلام کی حیثیت سے نبی کا مقام دے کر بھیجا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا فیصلہ آنے تک صبر اور حوصلے سے تمہارے ظلموں کو برداشت کر رہے ہیں کہ یہی اس زمانے کے امام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور ہم سے توقع رکھی ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ خوف اور بھوک اور جان و مال کے نقصان سے تمہیں آزمایا جائے گا اور جب تم اس آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلو گے تو تمہیں مبارک ہو کہ تم بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ کے گروہ میں داخل ہو گئے ہو۔ ان صبر کرنے والوں میں شامل ہو گئے جن کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی بشارتیں ہمارے ساتھ ہیں تو ہمیں دنیاوی نقصانات یا جانی نقصانات کیا دکھ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ تکلیفیں جہاں ہماری

روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں جماعتی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ پس ہم احمدیوں کو بھی ان مصائب اور تکلیفوں سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہو اور جب بھی مشکلات اور مصائب آئیں تو تمہارے منہ سے انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف یہ الفاظ نکلیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور جب ہم یہ کہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ ہمیشہ ہدایت پر قائم رہیں گے۔ ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے رہیں گے اور آخری فتوحات کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت دکھاتے ہیں''۔

پس ہمارا صبر اور استقامت ہے جو فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کی بشارت لے کر آئے گا۔ ہماری مخالفت اگر ہوتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے۔ ہمیں دکھ دیئے جاتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے۔ ہمارے مالوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے۔ ہمارے پیاروں کو شہید کیا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے۔ پس اگر ہم استقامت دکھائیں گے، ابتلاؤں سے کامیاب ہو کر گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس وعدے کے بھی حقدار ٹھہریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہامات میں کئی دفعہ فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح:02) کہ مَیں ایک عظیم فتح تجھے عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی۔ پس قوموں کی زندگی میں ابتلاء اور امتحان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو دکھانے کے لئے آتے ہیں، نشانات ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ پس صبر اور دعا سے اس کی مدد مانگتے چلے جائیں۔

یہ جو شہادتیں ہوئی ہیں اور جس اذیت کے دَور سے بعض جگہ جماعت گزر رہی ہے اس کے پیچھے بھی فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کی آوازیں آ رہی ہیں۔ خدا دشمنوں کو کبھی خوش نہیں ہونے دے گا۔ ان کی خوشیاں عارضی خوشیاں ہیں۔ ہر شہادت جو کسی بھی احمدی کی ہوئی ہے، پھول پھل لاتی رہی ہے اور اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھول پھل لائے گی۔ دشمن کی پکڑ کے نظارے ہم نے پہلے بھی دیکھے ہیں اور آج بھی اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ہمیں تسلی دلاتا ہے کہ فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ (المومن:22) پس اللہ نے ان کو بھی ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

پس جب ماضی میں اللہ تعالیٰ پکڑتا رہا ہے تو آج بھی وہی زندہ خدا ہے جو ہمارا خدا ہے، جو ان کو ان کا دردناک انجام دکھائے گا۔ پس اللہ ہمارا پیارا خدا سچے وعدوں والا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے یقیناً پورے کرے گا جیسا کہ ہم پورے ہوتے دیکھتے آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی تسلی کے لئے فرماتا ہے اور وہ مختلف وقتوں میں نظارے دکھاتا رہتا ہے۔ ایک ہی بات کئی کئی دفعہ دکھاتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی دکھاتا رہے گا۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اپنے ان بھائیوں کی خوبیوں کو کبھی مرنے نہ دیں جنہوں نے جماعت سے وفا کے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہوئے اپنی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں۔

اِن شہداء کا اب مَیں مختصراً ذکر بھی کروں گا۔ پہلے شہید، ہمارے بہت ہی پیارے بھائی ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی ہیں۔ ان کی شہادت 27 مئی کے بعد پہلی شہادت ہے۔ یعنی اِس عظیم شہید نے بھی اپنی جان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے کر یہ ثابت کر دیا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں بھی ہمارے ایمانوں میں وہی پختگی ہے۔ جماعت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہم اسی طرح تیار ہیں جس طرح گزشتہ 100 سال یا اس سے زائد عرصے میں جماعت قربانیاں دیتی چلی آئی ہے۔

یہ شہید جن کی عمر صرف 46 سال تھی۔ اپنی جوانی کی شہادت سے یقیناً نوجوانوں میں بھی ایک روح پھونک گئے ہیں اور یہ سبق نوجوانوں کے لئے بھی اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ دیکھنا جان جائے تو چلی جائے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت پر حرف نہ آنے دینا۔ خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب بڑی پیاری طبیعت کے مالک تھے۔ اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ میرا ذاتی طور پر پہلے بھی ان سے تعلق تھا۔ سندھ کے سفروں میں اور پھر ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے بھی پرانا تعلق تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس خاندان سے ہی ہمارا پرانا تعلق تھا۔ ان کے والد صاحب بھی جب ربوہ آتے تھے تو ہمارے والد صاحب کے پاس ضرور آتے اور ہمارے گھر میں پھر لمبی مجلسیں لگا کرتی تھیں، خاص طور پر شوریٰ کے بعد، جہاں جماعتی معاملات بڑی دیر تک ڈسکس (Discuss) ہوتے رہتے تھے۔ ان کے والد کا نام ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی تھا۔ ان کا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت سے گہرا تعلق تھا۔ خلافت سے وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے والد صاحب کی ایک جھلک مَیں بتا دیتا ہوں۔ وہ بھی تقریباً 40 سال تک امیر ضلع میرپورخاص اور ڈویژنل امیر حیدرآباد رہے۔ جب پاکستان بنا ہے تو اس کے بعد ہجرت کر کے جب عبدالرحمٰن صدیقی صاحب پاکستان آئے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مستقبل کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی۔ جس پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ میرپورخاص سندھ چلے جائیں اور وہیں سیٹ ہو جائیں وہاں ہماری سٹیٹس بھی ہیں، ان کو آپ کی مدد حاصل رہے گی اور آپ کو ان کا تعاون حاصل رہے گا۔ چنانچہ وہ بغیر کسی چوں چرا کے وہاں چلے گئے، جا کر آباد ہو گئے اور بڑے اخلاص سے جماعت کی وہاں خدمت کرتے رہے۔

یہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب جو شہید ہوئے ہیں یہ ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کی اکلوتی اولاد تھے اور شادی کے گیارہ سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ سندھ میڈیکل کالج سے انہوں نے ایم بی بی ایس کیا۔ پھر 1988ء میں امریکہ چلے گئے۔ وہاں سے الٹرا ساؤنڈ کی ٹریننگ لی۔ پھر انٹرنل میڈیسن میں فلاڈیلفیا کی یونیورسٹی سے پوسٹ گریجوایشن کیا اور امریکن بورڈ آف انٹرنل میڈیسن کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا۔ پھر تعلیم حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر منان صدیقی صاحب نے وہاں ہی ملازمت کا پروگرام بنایا۔ لیکن آپ کے والد کو جب پتہ لگا کہ میرے بیٹے نے وہیں رہنے کا پروگرام بنایا ہے تو انہوں نے انہیں لکھا کہ آپ کو اس علاقے کی خدمت کے لئے میڈیکل کی مَیں نے تعلیم دلوائی ہے جہاں حضرت مصلح موعود نے مجھے فرمایا تھا کہ بیٹھ جاؤ اور لوگوں کی خدمت کرو۔ ان غریب لوگوں کی خدمت کے لئے میں نے تمہیں میڈیکل کروایا ہے اور امریکہ بھیج کے بھی پڑھایا ہے اور تم نے بھی یہاں ہی خدمت کرنی ہے اور یہی میری خواہش ہے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے تو اپنے والد صاحب کی خواہش کو انہوں نے پورا کیا اور امریکہ سے فوراً چھوڑ کر میرپورخاص تشریف لے آئے اور یہاں خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔

ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کے نانا ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کی والدہ بھی حیات ہیں۔ ان کا نام سلیمہ بیگم ہے۔ نیک، تہجد گزار، دعائیں کرنے والی، بڑی شفیق، مہربان، غریبوں کا خیال رکھنے والی خاتون ہیں۔ 37 سال انہوں نے بھی صدر لجنہ میرپورخاص کے طور پر خدمات انجام دیں اور لجنہ کی تربیت میں ان کا بھی کردار ہے۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود بڑے حوصلے سے انہوں نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنی اور اسے رخصت کیا۔ یہ اس بوڑھی والدہ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بعد میں بھی برداشت حوصلہ اور صبر دے۔

ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کو مختلف شعبہ جات میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ 95ء سے وفات تک 13 سال آپ نے بطور امیر میرپورخاص کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے بھی سیکرٹری امور عامہ جماعت میرپورخاص رہے۔ قائد علاقہ خدام الاحمدیہ رہے۔ نگران صوبہ سندھ مجلس خدام الاحمدیہ تھے اور 1998ء میں ان کے والد کی وفات ہوئی تو انہوں نے ہسپتال بھی سنبھالا۔ چھوٹا کلینک تھا اس کو مکمل ہسپتال بنا دیا جس میں ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تھرپارکر کے علاقے نگرپارکر میں جو بہت دور دراز ہندوؤں کا اور غریبوں کا علاقہ ہے ہر ماہ ذاتی طور پر میڈیکل کیمپ لگاتے اور مریضوں اور ناداروں اور ضرورت مندوں کو طبّی امداد پہنچانے کے لئے خود تشریف لے جاتے تھے۔ ہزاروں مریض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاتھ سے شفایاب ہوئے۔ ان کی شہادت پر غریب امیر سب رو رہے تھے۔ بہت دور دور سے ان کو دیکھنے کے لئے لوگ آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے اس غلام کو دستِ مسیحائی اور شفا عطا فرمائی ہوئی تھی جس سے وہ غریبوں کی خدمت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شفا کا ذریعہ بنایا تھا۔ میرپورخاص کے علاوہ بھی پورے صوبہ سندھ میں ان کی شہرت اور نیک نامی تھی۔ جوانی میں ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا نیک نام حاصل کر لیا تھا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں یکساں مقبول تھے۔ بڑے ہر دلعزیز تھے۔ دعوت الی اللہ اور تبلیغ کا بڑا شوق تھا اور مختلف وفود کو مرکز میں بھی لے کر آتے تھے اور اپنی نگرانی میں بھجواتے بھی رہتے تھے۔ گزشتہ پانچ سال میں مَیں نے دیکھا کہ ہر دفعہ جب بھی کوئی دعوت الی اللہ کا پروگرام ہوتا، جانے سے پہلے دعا کے لئے لکھتے تھے کہ کامیابی ہو اور اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرماتا تھا۔ اِن کی دشمنی کی ایک بڑی وجہ یہ دعوت الی اللہ بھی تھی کیونکہ سندھ کے وڈیروں، زمینداروں کو، غریبوں کو بے دھڑک تبلیغ کرتے تھے۔ الغرض ہر جگہ تبلیغ کا ماحول پیدا کر دیا کرتے تھے۔ تو دشمن نے تو اپنی طرف سے ان کو شہید کر کے تبلیغ کے ایک وسیلے کو ختم کرنا چاہا ہے۔ لیکن نادان یہ نہیں جانتے کہ ڈاکٹر عبدالمنان اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اپنے جیسے کئی اور منان پیدا کر جائے گا انشاء اللہ۔ ڈاکٹر صاحب کی شادی اپنی ماموں زاد امۃ الشافی صاحبہ سے ہوئی جو امریکن نیشنل ہیں۔ ان کے دو بچے ہیں، بڑی بیٹی 18 سال کی ہے اس نے ایف ایس سی کی ہے اور ایک بیٹا 13 سال کا ہے۔ ان کی اہلیہ بھی میرپورخاص کی صدر ہیں۔ وقف جدید کا جو ہسپتال نگرپارکر کے علاقہ مِٹھی میں ہے اس میں بھی آپ کی بڑی نمایاں خدمات ہیں اور فری میڈیکل کیمپس لگاتے رہے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے قائم کی گئی النور سوسائٹی کے بھی آپ صدر تھے۔ صدر انجمن کی منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبر اور مجلس تحریک جدید کے رکن کا بھی اعزاز حاصل تھا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا میرا ان سے ایک پرانا تعلق تھا اور ان کے والد کا بھی ہمارے والد سے تعلق تھا

اوران کے نانا حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے معالج تھے ان سے بھی ہمارا تعلق تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قصر خلافت میں رہتے تھے۔ ان کے پاس آنا جانا تھا۔ تو اس سارے خاندان سے ایک خاندانی تعلق تھا۔

ڈاکٹر منان صاحب ان انسانوں میں سے تھے جن کے چہرے پر کبھی گھبراہٹ کے آثار نہیں آتے تھے، جیسے مرضی حالات ہو جائیں۔ ضلع میر پور خاص گزشتہ کئی سال سے مولویوں کا ٹارگٹ رہا ہے بلکہ پورا سندھ ہی رہا ہے لیکن زیادہ تر اس علاقے میں۔ تو بڑے عمدہ طریق پر انہوں نے جماعت کو، اپنے ضلع کی جماعت کو سنبھالا۔ بلکہ ساتھ کے ضلعوں کی بھی اپنے تعلقات کو استعمال میں لا کر مدد کرتے تھے۔ لیکن کبھی انہوں نے اپنے تعلقات کو اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں کیا۔ استعمال کرتے تو جماعت کے مفاد کے لئے ہی استعمال کرتے تھے۔ پھر دن ہو یا رات جب کسی نے مدد کے لئے پکارا مسکراتے ہوئے اس کی مدد کی۔ ہمیشہ مجھے ان کی یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ یہ صرف مَیں نے ہی نہیں کہا بلکہ ہر غریب اور امیر نے اس کا اظہار کیا ہے۔ عاجزی انتہا کی حد تک تھی۔ کوئی زعم نہیں تھا کہ مَیں امریکہ سے پڑھا ہوا ہوں، ہسپتال کا مالک ہوں، ضلع کا امیر ہوں، مرکزی کمیٹیوں کا ممبر ہوں، تو کسی بھی قسم کا فخر نہیں تھا۔ عموماً امراء دعوت الی اللہ اور میڈیکل کیمپس میں خود نہیں جاتے لیکن ڈاکٹر صاحب مرحوم جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہر موقع پر اگر کوئی اور جماعتی مصروفیت نہیں ہوتی تھی تو خود جایا کرتے تھے۔ کسی نے میرے پاس ان کے بارے میں بڑا اچھا تبصرہ کیا ہے جو سندھ سے آئے ہوئے ایک احمدی تھے کہ وہ سندھ میں داعیین الی اللہ کے امیر تھے۔ غریبوں کی مدد اس حد تک کرتے تھے کہ نہ صرف ان کا مفت علاج کرتے تھے بلکہ اپنے پاس سے بھی کچھ دے دیا کرتے تھے۔ ان کی وفات پر جہاں امراء، وڈیرے اور زمیندار افسوس کے لئے آئے وہاں غریب عورتیں، مرد بھی عجیب جذباتی کیفیت میں ڈاکٹر صاحب کا ذکر کرتے رہے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق بے انتہا تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ سر تا پا خلافت کے جاں نثار اور فدائی تھے اور میرے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔ ان پر مجھے اتنا اعتماد تھا کہ مَیں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کو کوئی کام کہوں، کوئی رپورٹ کے لئے بھیجوں اور اس میں کسی بھی طرح کی بے انصافی ہو گی یا تقویٰ کے بغیر کوئی بات کر جائیں گے۔ انتہائی متقی انسان تھے۔ باوجود اس کے کہ انہیں بڑے عرصہ سے دھمکیاں مل رہی تھیں، بغیر کسی خوف کے اپنے کام میں مگن رہے۔ اگر کسی نے توجہ دلائی بھی، ان کو چند دن پہلے ہی کسی عزیز نے توجہ دلائی تھی کہ خیال کیا کریں تو ہنس کر ٹال دیا کہ دیکھا جائے گا جو ہونا ہو وہ ہو جائے گا۔

جماعت کے ایک بہترین کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے، شہید ہو کر وہ درجہ تو پا گئے ہیں اب ان کے درجات اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے، انہوں نے بھی بڑے حوصلے سے اپنے خاوند کی شہادت کی خبر کو سنا اور بہترین صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنی ساس جو اُن کی پھوپھی بھی ہیں انہیں بھی سنبھالا اور اپنے بچوں کو بھی سنبھالا۔ امریکہ میں پلنے بڑھنے کے باوجود اپنے خاوند کے ساتھ کامل وفا سے ساتھ دیا اور جماعتی کاموں میں کبھی روک نہیں بنتی رہیں، بلکہ خدمت کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی لمبی زندگی کے ساتھ بچوں کی خوشیاں دکھائے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات پر مختلف غیر از جماعت لوگوں نے بھی اظہار خیال کیا۔ ان کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

پہلے تو ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین صاحب کا ایک بیان جو یہیں لندن میں ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طبّ کے مقدس پیشے سے وابستہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا قتل میر پور خاص کے شہریوں کا بہت بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ سفاک قاتلوں نے ہزاروں مریضوں کو بلا امتیاز رنگ و نسل، زبان، مذہب اور عقیدہ علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنے والے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو قتل کر کے ثابت کر دیا کہ یہ عناصر مسلمان تو کجا انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے وحشیانہ قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قتل کی وارداتِ سندھ میں مذہبی انتہا پسندی اور طالبانائیزیشن کی سازشوں کا تسلسل ہے۔ جو عناصر مذہب، عقیدہ اور فقہ سے اختلاف کی بنا پر بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہے ہیں وہ انسانیت کے کھلے دشمن ہیں۔

پھر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن میر پور خاص کے صدر نے بیان دیا کہ ڈاکٹر منان کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔

لیکن یہ جو آج کل نام نہاد علماء ہیں جو اپنے آپ کو قرآن کریم کا عالم سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گی کہ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ایسے شخص کا قتل جس نے نہ تو قتل کیا ہو اور نہ ملک میں فساد پھیلایا ہو، اس کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کا وجود ایسا ہی وجود تھا۔ جو ہر لحہ انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوتا تھا اور غیر بھی اس کا اظہار کر رہے ہیں۔

پھر اور بہت سارے ڈاکٹر صاحبان کی ایک ٹیم اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹرز نے اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے بہت قریبی، پیارے اور ہمدرد تھے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ یہ قومی نقصان ہے۔ ایسے فرشتہ نما انسان صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتے۔

پھر بڑے بڑے زمیندار طبقے سے لوگ آئے۔ نام تو اس وقت نہیں لے سکتا۔ ان کا اظہار یہی تھا کہ یہ آپ کی جماعت کا نقصان نہیں بلکہ یہ ہم سب کا نقصان ہے۔

پھر بعض سماجی شخصیات نے اظہار کیا کہ وہ غریبوں کے ہمدرد، بے سہاروں کے سہارا تھے آپ کی مسکراہٹ لوگوں کے دل جیت لیتی تھی۔ آپ کا اخلاق نا قابل بیان ہے۔

پھر اس علاقے کے وکلاء نے بیان دیا کہ میر پور خاص ایک بہترین ڈاکٹر اور محسن سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے۔

نو مبائعین نے اظہار کیا کہ غریبوں کے ہمدرد تھے۔ ہم سب کو یتیم کر کے چلے گئے۔ ان کے ہسپتال کے اپنے عملہ کا اظہار یہ ہے کہ غریب پرور تھے۔ غریبوں کے ساتھ بہت ہمدردی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ہمارا بچوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔

پھر سرکاری افسران ڈی ایس پی، ڈی پی او، ڈی آئی جی وغیرہ جو آئے ان کا اظہار یہ تھا کہ شہید کے ساتھ ہمارا ذاتی تعلق تھا وہ عظیم انسان تھے۔ ایک معروف سیاسی شخصیت نے کہا کہ یہ ڈاکٹر منان صدیقی کا قتل نہیں بلکہ پورے میر پور خاص کا قتل ہے۔

پھر دوسرے ہمارے شہید سیٹھ محمد یوسف صاحب ہیں۔ یہ بھی ضلع نواب شاہ کے امیر جماعت تھے۔ گو زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بڑے اخلاص و وفا سے جماعت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ 1956ء میں نواب شاہ میں آ کر آباد ہوئے۔ 1962ء میں نواب شاہ کے صدر جماعت بنے۔ پھر آپ کی صدارت کے دوران وہاں ایک بڑا ہال ''محمود ہال'' بنایا گیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کا نام محمود ہال رکھا تھا۔ دو سال قائد ضلع بھی رہے اور پھر مسلسل 14 سال قائد علاقہ سکھر ڈویژن رہے۔ 1993ء میں آپ ضلع نواب شاہ کے امیر مقرر ہوئے اور وفات تک اسی عہدے پر تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، خدمت خلق کرنے والے، غرباء کا خاص خیال رکھنے والے، اپنے پرائے کا درد رکھنے والے اور وہاں بڑے ہر دلعزیز تھے اور ہمیشہ ہر شخص کو پہلے سلام کرتے اور بڑی عزت و احترام سے پیش آتے۔ کوشش یہ کرتے تھے کہ کسی کی دلشکنی نہ ہو۔ واقفین زندگی کا خاص احترام کرنا اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھنا ان کی خاص بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیٹھ صاحب موصی تھے۔ گزشتہ دنوں اپنی امارت میں انہوں نے ایک اور بڑی مسجد اور ہال ''ایوان طاہر'' کے نام سے نواب شاہ میں تعمیر کرایا۔ دل کے مریض ہونے کے باوجود بڑی محنت کیا کرتے تھے۔ بلکہ کسی نے مجھے لکھا کہ ان کا گھر دوسری منزل پر تھا، نیچے دکانیں وغیرہ تھیں۔ ڈاکٹر نے ان کو منع کر دیا کہ سیڑھیاں چڑھنی اور اترنی نہیں۔ اب یہ گھر تو بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ جماعت کا کام کس طرح کرتے؟ قریب ہی ان کے گھر سے تھوڑے فاصلے پر مسجد تھی اور وہاں ہی امیر کا دفتر تھا۔ پاکستان میں لفٹ کا انتظام بھی نہیں ہوتا، نہ یہاں کی طرح معذوروں کے لئے جس طرح کرسی کا انتظام ہو جاتا ہے، آٹو میٹک کرسی یا الیکٹرانک کرسی تھی جو سیڑھیوں کے ساتھ لگ جاتی ہے۔ تو انہوں نے اس کا طریقہ یہ نکالا کہ ایک کرسی نما چھوٹی پیڑھی لے کر اس کے ساتھ رسیاں باندھ دیں اور اپنے گھر والوں، نوکروں کو کہہ کر روزانہ نیچے اتر جاتے تھے اور شام کو اس پر بیٹھتے تھے اور اسی سے اوپر کھینچ لئے جاتے تھے۔ اس طرح سارا دن جماعت کا کام کرتے رہتے تھے۔ بڑے انتھک اور جماعت کی خدمت کرنے والے تھے۔ تو یہ ہیں جماعت کے خدمت کرنے والے کارکنان۔

ہر شہید جب جاتا ہے تو یہ پیغام دے کر جاتا ہے کہ مَیں مرا نہیں بلکہ زندہ ہوں۔ اب تم بھی یاد رکھو کہ جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا یہی تعلق تمہیں بھی زندگی دے گا۔ ان کی اہلیہ کی عمر 60 سال ہے اور سیٹھ صاحب کی عمر تقریباً 70 سال تھی اور ان کے بچے ہیں، ایک ڈاکٹر ہیں، ایک کاروبار کرتے ہیں، ایک وکیل ہیں اور ایک بیٹے کی وفات ہو چکی ہے، ان کی بیٹی راولپنڈی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔

اس کے علاوہ ان دو زخمیوں کے لئے بھی دعا کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو شیخ سعید احمد صاحب ہیں جو پہلی رمضان کو یا ایک دن پہلے چاند رات کو کراچی میں ان کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا تھا اور دوسرے ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کے ساتھ جو دوسرے احمدی گارڈ عارف صاحب زخمی ہوئے تھے۔ یہ بھی شدید زخمی ہیں اور یہ دونوں مریض کافی کریٹیکل (Critical) حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان کو صحت دے۔

رمضان میں ان نام نہاد مسلمانوں کا گروہ ثواب کمانے میں اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا کیا انجام بتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور قوم کو بھی ان انسانیت دشمن لوگوں سے محفوظ رکھے۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

خلافت احمدیہ
اور
جماعت احمدیہ امریکہ کی مالی قربانیاں

(مبارک احمد ملک ۔ نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ امریکہ ۔ 1988ء تا 2007ء)

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۔

(آل عمران:93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے بنیادی احکامات میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْن (البقرۃ:4)۔ کہ جہاں یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کی جائے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور یہ کمائی یا رزق ہر طرح کا رزق ہے۔

ہمیں حضرت رسول کریم ﷺ کے صحابہ کی عظیم مالی قربانیوں کا علم ہے۔ خواتین نے زیورات کے ڈھیر حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردئے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضوان اللہ علیہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی شاندار مثالیں قائم کیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے حقیقتاً اپنا سارا اور حضرت عمرؓ نے آدھا مال رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنا سب سے زیادہ منافع والا کھجوروں کا باغ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔

ہمیں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جانؓ کا زیور بیچ کر جلسہ قادیان میں آئے ہوئے مہمانوں کے کھانے کا بندوبست کیا۔ وہاں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے کپورتھلہ میں اپنے صحابہ کو ساٹھ روپے (آج کل انڈین کرنسی میں یہ رقم امریکن 2 ڈالر سے کم ہے) اکٹھے کرنے کی تحریک فرمائی جو ایک پمفلٹ کو شائع اور تقسیم کرنے کے لئے تھی تو پیغام رساں حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ جو کہ خود بھی کپورتھلہ کے تھے جماعت کپورتھلہ کو بتائے بغیر اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ کا زیور فروخت کرکے ساری رقم حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کردی۔ بعدازاں جب کپورتھلہ کی جماعت کو اس بات کا علم ہوا تو احباب جماعت نے بہت ناراضگی اور مایوسی کا اظہار کیا کہ ان کو ایک قربانی میں حصہ لینے سے محروم رکھا گیا۔ یہ روح، ولولہ اور جوش جماعت میں اس وقت ظاہر و باہر تھا اور حقیقتاً اب بھی جماعت میں یہی روح اور جذبہ قائم و دائم ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دنیا کے تمام براعظموں اور 189 سے زائد ممالک میں قائم ہوچکی ہے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی کررہی ہے۔

1955ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کی کل مالی قربانی 21 ہزار ڈالر سے کم تھی یعنی صرف 20,676 ڈالر۔ لیکن جماعت امریکہ کا مالی سال 2008-2007 کا بجٹ ایک کروڑ ڈالر سے بھی تجاوز کرچکا ہے۔ (اصل اعداد و شمار 13,328,833 ڈالر ہیں)۔

ہماری حضرت مسیح موعودؑ سے بیعت اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام خلافت پر مکمل یقین اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان معیاروں کو قائم رکھیں بلکہ ان سے بھی آگے بڑھیں۔ کیونکہ اسی میں ہماری روحانی ترقی کا راز پنہاں ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک خواہش کی تکمیل کے لئے مالی قربانی کی سعادت

31 مارچ 1901ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے سلسلہ کی تعلیمات سے مغربی ممالک خصوصاً یورپ اور امریکہ کو آگاہ کرنے کے لئے ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے چندہ کی فراہمی اور نظم ونسق کو چلانے کے لئے ایک انجمن بنائی گئی جس کا نام ”انجمن اشاعت اسلام“ رکھا گیا۔ اور اس کے سرپرست حضرت اقدس اور پریذیڈنٹ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ۔ وائس پریذیڈنٹ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔ سیکرٹری خواجہ کمال الدین صاحبؓ اور اسسٹنٹ سیکرٹری مولوی محمد علی صاحبؓ قرار پائے۔ اور دوسرے روز یعنی یکم اپریل 1901ء کو جب اس انجمن کا اجلاس ہوا تو رسالہ کا نام ”ریویو آف ریلیجنز“ تجویز ہوا۔ رسالہ مذکور کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ابتدائی سرمایہ دس ہزار روپیہ قرار پایا جس کی فراہمی کے لئے ہزار حصے مقرر کئے گئے اور ہر حصہ دس روپے کا تجویز ہوا۔ انجمن کی بنیاد کے دو ہفتہ کے اندر اندر اس کے 775 حصص فروخت ہوگئے۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ نے ایک سو ساٹھ حصص خریدے جو سب سے زیادہ تھے“۔

(حیات نور صفحہ 264-265)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کو انجمن کا صدر مقرر کرکے ان پر ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کے لئے اپنے مکمل اعتماد کا ثبوت دیا۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ اس طرح بلا واسطہ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام سے منسلک ہوگئے اور اس کو مزید تقویت اس طرح ملی کہ رسالہ کی ابتدائی سرمایہ کاری میں انہوں نے سب سے زیادہ حصص خریدے۔

بعدازاں حضرت مسیح موعودؑ نے ریویو آف ریلیجنز (اردو سیکشن بطور ضمیمہ ریویو اُردو بابت ماہ ستمبر 1903ء) کے ایک اشتہار میں فرمایا:

”اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہوجائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے“۔ (الحکم جلد 7 نمبر 32 صفحہ 19)

حضرت مسیح موعودؑ کی اس خواہش کی روشنی میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (عرف عام میں میاں صاحب) امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے اکتوبر 1998ء میں جماعت امریکہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ریویو آف ریلیجنز کی دس ہزار کی اشاعت کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی درخواست کی۔ حضورؒ نے جماعت امریکہ کی اس خواہش کو سراہا اور بخوشی قبول فرمایا۔ اس وقت سے لے کر اب تک جماعت امریکہ اپنی اس ذمہ داری کو مرکز کو سالانہ ایک لاکھ ڈالر مہیا کرکے باحسن پورا کررہی ہے۔

خلافت ثانیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ 20 جنوری 1956ء میں امریکن قوم کے متعلق ایک پُرشوکت بیان دیا۔ حضورؓ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ سندھ کے بعض احمدیوں کو ریل میں سفر کرتے ہوئے بعض آدمی ملے جنہوں نے ان پر متعدد سوالات کئے جن کی وجہ سے انہیں وہم ہوا کہ سی آئی ڈی کے آدمی ہیں۔ حضورؓ نے اپنے اس خطبہ میں اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

”جہاں تک گورنمنٹ کی مدد کا سوال ہے اخبارات میں پاکستان کے بعض وزراء کی تقریریں چھپی ہیں کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اتنی امداد دی ہے۔ ہمیں مدد دینے کے متعلق نہ تو کبھی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے اور نہ گورنمنٹ کے رسل ورسائل کے ذرائع نے کبھی اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ نے اس قدر مدد احمدیوں کو دی ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کو مدد ملنے کا سوال ہے اس کے متعلق خود پاکستان کے وزراء نے اعلانات کئے ہیں جو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں بلکہ گورنر جنرل نے بھی کہا ہے کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اس قدر مدد دی ہے“۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

”پس جہاں تک گورنمنٹ امریکہ کا تعلق ہے وہ ہم سے ایسے ہی جدا ہے جیسے دوسرے ممالک کی غیرمسلم حکومتیں جدا ہیں۔ اور جہاں تک امریکن لوگوں کا سوال ہے ان کی اکثریت اب بھی عیسائی ہے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں ایک بڑی جماعت پیدا ہوچکی ہے جو اسلام لے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کے اندر اسلام کی خدمت کا بڑا جوش پایا جاتا ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ترقی کرتے کرتے جب ان کی تعداد ایک خاص حد تک پہنچ جائے گی تو ہزاروں اور لاکھوں ڈالر کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا بلکہ ان کا چندہ اربوں ڈالر تک پہنچ جائے گا۔ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ امریکہ کے انچارج مبلغ خلیل احمد ناصر صاحب نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہماری جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ یہ رقم بہت بڑی ہے لیکن ہم اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے بلکہ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ وہاں کے مبلغ ہمیں یہ اطلاع دیں گے کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ نہیں، چالیس لاکھ ڈالر سالانہ نہیں، چالیس کروڑ ڈالر سالانہ نہیں، چالیس ارب ڈالر سالانہ نہیں بلکہ چالیس کھرب ڈالر سالانہ ہے۔ یعنی پاکستان کی موجودہ سالانہ آمدن سے بھی دس ہزار گنا زیادہ ہے۔ اُس وقت ہم سمجھیں گے کہ امریکہ آج اسلام کے قریب ہوا ہے۔ جب امریکہ اپنا کلیجہ نکال کر محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردے گا تب ہم سمجھیں گے کہ امریکہ آج اسلام لایا ہے۔ تھوڑے بہت روپے کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ روپیہ کیا ہے؟ امریکہ کے لحاظ سے تو یہ اس کے ہاتھ کی میل ہے بلکہ اس کے ہاتھ کی میل بھی نہیں۔ جس دن امریکہ اربوں ارب روپیہ بطور چندہ اسلام کی اشاعت کے لئے دے گا، جس دن امریکہ میں لاکھوں مسجدیں بن جائیں گی، جس دن امریکہ میں لاکھوں میناروں میں اذان دی جائے گی، جس دن امریکہ میں لاکھوں امام پانچ وقت کی نماز پڑھایا کریں گے اس دن ہم سمجھیں گے کہ آج امریکہ اپنی جگہ سے ہلا ہے“۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ نے نظام خلافت کے فیوض کے طفیل مالی قربانیوں میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اشاعت اسلام کے لئے جماعت امریکہ کے کھربوں ڈالر چندہ اکٹھا کرنے کا منشاء حقیقت بنتا ہوا نظر آرہا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ 1955ء میں جماعت امریکہ کا چندہ 20,676 ڈالر تھا اور مالی سال 2007ء۔2008ء کا بجٹ ایک کروڑ 33 لاکھ 28 ہزار 833 (13,328,833) ڈالر ہے۔ اگر اسی رفتار سے جماعت امریکہ مالی قربانیوں میں ترقی کرتی رہی جس رفتار سے گزشتہ سال میں کی ہے (جماعت احمدیہ کا تو ہمیشہ سے خاصہ رہا ہے کہ ترقی کی رفتار ایک سطح پر قائم نہیں رہتی بلکہ ہمیشہ بڑھتی ہے) تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ 2060ء میں جماعت امریکہ کا چندہ 9 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گا (اصل اعداد وشمار 8,579,103,300 ڈالر ہیں) اور جماعت امریکہ اس منزل مقصود کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے الحمدللہ۔

خلافت ثالثہ

1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت امریکہ کا دورہ فرمایا۔ اپنے دورہ کے دوران حضورؒ نے مختلف جماعتوں میں کمیونٹی سینٹرز بنانے کی ضرورت، قرآن کریم کی نشر و اشاعت اور جماعت

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

امریکہ کا اپنا پرنٹنگ پریس ہونے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 22/اکتوبر 1976ء میں فرمایا:

''صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ......اس کی تیاری ہی کے سلسلہ میں دراصل مَیں امریکہ گیا تھا...... اور مَیں نے ان سے کہا...... جو ابتدائی کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ پندرہ صوبوں ، امریکہ میں ان کو سٹیٹس کہا جاتا ہے، میں سے ہر ایک میں کم ازکم 20 سے 30 ایکڑ زمین کا رقبہ جماعت کی اجتماعی زندگی کے لئے یعنی کمیونٹی سینٹرز بنانے کے لئے خریدو۔ کسی طرح ان چودہ پندرہ سالوں میں کئی ملین ترجمہ قرآن کریم کے شائع کئے جائیں گے ۔ 40-50 لاکھ قرآن کریم امریکہ کے مختلف گھروں میں پہنچائے جائیں گے۔......امریکہ کی جماعت کوشش کرے اپنا پریس لگوانے کی ...... کیونکہ اس وقت جو حقیقی معنے میں آزاد ممالک ہیں اور پورے طور پر آزاد ہیں ان میں سرفہرست امریکہ ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یہ منصوبہ یقیناً خدائی تائید لئے ہوئے تھا جس نے جماعت امریکہ میں اتحاد و یگانگت اور ترقی کی ایک نئی روح پھونک دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبہ نے اندرون و بیرون امریکہ اسلام کی ترقی اور مضبوطی کی نئی راہیں کھول دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یہ عظیم الشان منصوبہ خلافت رابعہ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورِ خلافت میں شرمندہ تعبیر ہونا شروع ہوا۔

خلافت رابعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور خلافت کی پہلی مالی قربانی کی تحریک جس کا حضورؒ نے اعلان کیا وہ امریکہ میں پانچ مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر کرنے کی تحریک تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت امریکہ کو واشنگٹن ڈی سی، نیویارک ، شکاگو ، لاس اینجلیس اور ڈیٹرائٹ میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے پچیس لاکھ ڈالر اکٹھا کرنے کی تحریک کی۔ جماعت امریکہ کے احمدیوں نے اس مالی قربانی میں دل کھول کر حصہ لیا اور حضور کے ابتدائی ٹارگٹ سے کئی گنا زیادہ اس تحریک میں چندہ دیا۔ لاس اینجلیس (کیلیفورنیا) میں مسجد بیت الحمید کی تعمیر ہوئی۔ کوئینز نیویارک میں ایک مشن ہاؤس حاصل کیا گیا جس کا نام بیت الظفر رکھا گیا۔ بیت الرحمٰن نام کی ایک شاندار وسیع مسجد اور نیشنل ہیڈکوارٹر سلور سپرنگ (میری لینڈ) میں تعمیر کئے گئے ۔ بیت الجامع نامی ایک خوبصورت مسجد گلین ایلن (الینائز) میں تعمیر کی گئی۔ اس منصوبہ کی آخری مسجد ڈیٹرائٹ (مشی گن) میں زیر تعمیر ہے اور اختتام کے آخری مراحل میں ہے۔ اس منکسرانہ ابتداء کے بعد جماعت احمدیہ امریکہ کی مختلف جماعتوں میں کئی مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر کئے گئے یا خریدے گئے ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ میں گیارہ مساجد اور 32 مشن ہاؤسز قائم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جون 1989ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ مقرر فرمایا ۔ ان کے عہد امارت (1989ء تا 2000ء) میں جماعت امریکہ کے محکمہ مال نے ایک انقلاب انگیز تبدیلی کو محسوس کیا جو کہ انتہائی سُرعت رفتاری کے ساتھ عمل میں آئی۔ حضرت میاں صاحب جو کہ ایک جانے پہچانے اور نامور ماہر اقتصادیات اور مالی معاملات کے ماہر تھے اور جنہوں نے حکومت پاکستان اور ورلڈ بینک میں کئی سال تک اپنی قابلیت کا لوہا منوایا تھا نے جماعت امریکہ میں ایک نئی روح ، جوش وجذبہ اور پُرعقیدت خدمت دین کا تصور اجاگر کر دیا۔

امارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد حضرت میاں صاحب نے 1991ء کے اوائل میں جماعت امریکہ کو تمام دنیا کی احمدی جماعتوں میں ایک نمایاں مقام پر لانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان کی اسی خواہش کے احترام میں 1991ء کی مجلس شوریٰ جماعت امریکہ نے جو کہ کلیولینڈ (اوہائیو) میں منعقد ہوئی، چندہ وقف جدید میں تمام دنیا میں اوّل آنے کے عزم کا اعلان کیا۔ اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی مالی قربانی پیش کرنے کا عہد کیا۔ یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن جماعت امریکہ نے دعاؤں، حضرت میاں صاحب کی باصلاحیت رہنمائی اور احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے طفیل اس خواب کو دو سالوں میں سچا کر دکھایا۔

1990ء میں جماعت امریکہ کے چندہ وقف جدید کی وصولی صرف 28,300 ڈالر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 1991ء میں یہ وصولی 40,202 ڈالر تک جا پہنچی اور 1992ء میں جماعت امریکہ 87,143 ڈالر کی وصولی کے ساتھ تمام دنیا کی احمدیہ جماعتوں میں اوّل رہی۔ (ان دنوں کارکردگی کے جائزہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کو شامل نہیں کیا جاتا تھا)۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے اس عاجز کو جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی 19 سال (1988ء تا 2007ء) تک نیشنل سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا ۔ مؤلف مضمون کے لئے یہ ایک نہایت عزت افزائی کا مقام تھا کہ خاکسار کو تین امراء، حضرت شیخ مبارک احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور موجودہ امیر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل وکرم تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کئی دفعہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمات کو سراہا جو انہوں نے جماعت امریکہ کے مالی نظام کو شاندار بنیادوں پر استوار کرنے کے سلسلہ میں کیں۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ جماعت امریکہ کے لاتعداد خدمت گزار احباب جنہوں نے حضرت میاں صاحب کی معیت میں کام کیا خاکسار ان کے ابتدائی نائبین میں سے تھا۔

مندرجہ ذیل واقعات میں حضرت میاں صاحب کی امارت کے دوران جماعت امریکہ کی مالی قربانیوں میں ترقی اور عزت افزائی کی چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مختلف اوقات میں بیان فرمائیں۔

✿......1991-92ء کے مالی سال کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عالمگیر جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت امریکہ کے متعلق اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10/جولائی 1992ء میں انتہائی پیار کے ساتھ یوں ذکر فرمایا:

''امریکہ دوسرے نمبر پر ہے اور بہت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ امریکن جماعت اپنے مالی نظام کو مضبوط بنا رہی ہے اور حالانکہ وہ جرمنی سے ابھی بہت پیچھے ہے لیکن وہ ان کے لئے چیلنج بن سکتے ہیں ۔ امریکہ کی وصولی 501,930 پاؤنڈ ہے ۔ انسان اس حیرت انگیز تبدیلی پر جو امریکہ میں ہوئی ہے حیران رہ جاتا ہے۔ چودہ پندرہ سال پہلے جماعت امریکہ دوسرے ممالک سے امداد پر دارومدار کرتی تھی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج امریکن جماعت اس پوزیشن میں ہے کہ وہ دنیا کی دوسری جماعتوں کی مالی امداد کرسکے جن کے مالی وسائل کم ہیں''۔

✿......جماعت امریکہ کی ستمبر 1993ء کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام اپنے ایک خط میں لکھا:

''آپ کی طرف سے ماہ ستمبر 1993ء اور پہلے چوتھائی سال کی مالی رپورٹ موصول ہوئی ۔ بہت اچھی رپورٹ ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے اور قربانی کرنے والوں کو جزائے حسنہ عطا فرمائے اور ان کے اموال ونفوس میں عظیم برکات ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے آپ نے امارت کا منصب سنبھالا ہے ہر لحاظ سے ترقی ہوئی ہے۔ خصوصاً شعبہ مال نے بڑی تیز رفتاری سے ترقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی میں برکت ڈالے''۔

✿......حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نمائندگان شوریٰ جماعت احمدیہ امریکہ سے ان کے افتتاحی اجلاس مورخہ 3/مئی 1996ء کو بذریعہ ایم ٹی اے خطاب فرمایا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امارت کے تحت جماعت امریکہ کی مالی قربانیوں کا نہایت محبت بھرے اور پیارے رنگ میں تذکرفرمایا۔ حضور انور کے عزت افزا تبصرہ کے بعد حضرت میاں صاحب نے تحریک جدید اور وقف جدید کے نیشنل سیکرٹریان برائے جماعت امریکہ سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی اور ان ہر دو تحریکات کے بجٹ بڑھا دئے۔ تحریک جدید کا وعدہ 290.000 ڈالر سے بڑھا کر 395,000 ڈالر۔ اور وقف جدید کا وعدہ 288,000 ڈالر سے 390.000 ڈالر کر دیا گیا۔ نیشنل سیکرٹری وقف جدید ڈاکٹر وسیم احمد سید صاحب اس مہم میں کامیابی کے لئے انفرادی وعدہ جات کو بڑھانے کی سعی کے دوران پانچ احمدی ڈاکٹروں سے پچیس ہزار ڈالر فی کس وعدہ لینے میں کامیاب ہوگئے۔

اس حیرت انگیز مالی قربانی کے متعلق سننے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے 5/جون 1996ء کے خط میں فرمایا:

''تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ میں اضافہ کی رپورٹ خوش کن ہے ۔ ماشاء اللہ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ یہ تو بہت ہی زبردست بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مخلصین کے جان واموال اور خوشیوں میں برکت ڈالے۔ انہوں نے نیکی کا عجیب نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ باقی ڈاکٹروں کی صحت انہی کے نمونے کی بنادے۔ **اللہ تعالیٰ جماعت امریکہ کو جماعت کی سُپر پاور بنادے۔** سب کو محبت بھرا اسلام۔ ان مخلصین کو علیحد علیحدہ بھی خط لکھ دیا ہے''۔

✿......1996-97ء کا مالی سال جماعت امریکہ کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ جماعت امریکہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہمارے چندہ جات کی وصولی پچاس لاکھ ڈالر سے تجاوز کرگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس شاندار کامیابی پر جماعت امریکہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے اپنے خط بنام حضرت صاحبزادہ صاحب مورخہ 2/اگست 1997ء میں فرمایا:

''آپ کی مرسلہ سالانہ مالی رپورٹ برائے سال 1996-97ء ملی جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ ماشاء اللہ ۔ الحمدللہ۔ چشم بددور۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ کو بڑی تیزی کے ساتھ مالی لحاظ سے مستحکم کر رہے ہیں۔ اللہ احباب جماعت کے اموال میں بہت برکت بخشے اور خدا کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔ امسال آپ کی جماعت نے چندوں میں حیرت انگیز اضافہ کرنے کی توفیق پائی ہے ۔ بہت مبارک ہو۔ آپ کی جماعت کی ضروریات جو آپ کے لوکل بجٹ سے پوری نہیں ہوسکتیں وہ بتادیں۔ ہم مرکزی حصہ سے پوری کردیں گے ۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو''۔

✿......جماعت احمدیہ امریکہ نے گزشتہ بیس سال میں مالی قربانیوں میں بے مثال ترقی کی ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 29/مارچ 1998ء کی مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ امریکہ کو ان کے اختتامی اجلاس میں ایم ٹی اے پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں جماعت امریکہ کی ترقی سے بہت خوش ہوں۔ مَیں نے خاص طور پر نوٹ کیا ہے کہ کیسے ایم ایم احمد صاحب نے جماعت امریکہ کو اپنی مثبت قیادت سے مشکل مراحل سے نکال کر ترقی کی اعلیٰ منازل کی طرف لا کھڑا کیا ہے۔ مالی قربانیوں میں خاص کر آپ نے اللہ کے فضل سے عجائب کر دکھائے ہیں ۔ پس ظاہراً اگرچہ تحسین ایم ایم احمد صاحب کی طرف منسوب نظر آتی ہے وہ یہ سب کچھ آپ کے مکمل اور محبت بھرے تعاون کے بغیر نہیں کر سکتے تھے جو کہ آپ نے پوری وفا کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ امیر جو ایک ملک کی قیادت کر رہا ہے ان سے مکمل تعاون اور فرمانبرداری کی جاتی ہے اور نہ صرف یہ ظاہری فرمانبرداری ہے بلکہ انتہائی عزت اور پیار کے ساتھ فرمانبرداری ہے''۔

''جس رفتار سے آپ کے معمول کے چندوں میں اضافہ ہو رہا ہے وہ حیران کن ہے۔ اور جو اعداد وشمار ایم ایم احمد

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

صاحب نے مجھے بتائے ہیں وہ چونکا دینے والے ہیں۔ گزشتہ سال آپ نے پہلے سالوں کے مقابلہ میں ایک معیّن ترقی کی تھی۔ اس سال نہ صرف آپ نے اضافہ کی رفتار کو برقرار رکھا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کر دکھایا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آپ انتہائی برق رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکات سے نوازے اور آپ کی مالی حیثیتوں کو بھی برکات سے بھردے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس قربانی کے معیار کو قائم رکھیں"۔

✡......جماعت احمدیہ امریکہ پر اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل اور انعامات ہیں۔ مالی سال 88-1987ء میں ہمارے چندہ جات کی کل وصولی دس لاکھ ڈالر سے تھوڑی زیادہ تھی۔ (اصل اعداد وشمار 1,062,057 ڈالر تھے) بیس سال کے عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ وصولی ایک کروڑ ڈالر سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ (اصل اعداد و شمار 13,800.706 ڈالر ہیں) جو کہ فیصد کے حساب سے 1,199 فی صد ترقی ہے۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 90-1989ء میں جب سے جماعت امریکہ نے ان اعداد وشمار کا ریکارڈ رکھنا شروع کیا تھا اس وقت چندہ دہندگان کی تعداد 1,081 تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ تعداد 3,594 تک جا پہنچی ہے جو کہ 232 فیصد کی ترقی ہے۔

خلافت خامسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ نے خلافت رابعہ کے دور میں مالی قربانی کے جو معیار قائم کئے تھے وہ خلافت خامسہ کے دور میں بھی اسی طرح جاری ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ کی فروری 2005ء کی مالی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خط محررہ 9/اپریل 2005ء میں بنام امیر صاحب امریکہ فرماتے ہیں:

"آپ نے ماہ فروری 2005ء کی آمد وخرچ کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ تدریجی وصولی بہتر ہے اور اخراجات بھی بجٹ کے اندر ہیں۔ الحمد للہ۔ آپ کی مالی رپورٹس بڑی باقاعدگی سے ملتی ہیں اور حسابات بڑے اچھے طریق پر Maintain ہیں۔ اللہ جماعت امریکہ کو مالی قربانی کے میدان میں نمایاں خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے"۔

✡......مالی سال 06-2005 کا اختتام جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک اور سنگ میل تھا جس میں تمام چندہ جات (ایسی مدات جن کا بجٹ بنتا ہے اور دوسری ایسی مدات جن کا بجٹ نہیں ہوتا یعنی دونوں قسم کے چندے) کی وصولی ایک کروڑ تراسی لاکھ ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ یعنی دو کروڑ ڈالر کے قریب پہنچ گئی۔ (اصل اعداد وشمار 18,392.000 ڈالر تھے) جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل سیکرٹری مال (مؤلف مضمون) کو حوصلہ افزائی کے ایک خط مورخہ 16/ستمبر 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:

"مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے مالی سال 06-2005ء میں مالی قربانیوں میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے الحمد للہ۔ مجھے یہ جان کر بھی بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت امریکہ کی انتظامیہ اپنی ذمہ داریاں نہایت مستعدی اور تندہی سے ادا کرتی ہے۔ بہت اچھی بات ہے۔ اس کام کو جاری رکھیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد جزا دے۔ جماعت امریکہ کے تمام احباب کو جزا دے۔ ان کو صحت اور خوشی سے نوازے اور مستقبل کی خوشحالی عطا کرے۔ جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام) جس مقصد کے لئے قائم کی گئی تھی اس کی خدمت کے لئے ان کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔ براہ مہربانی میرا محبت بھرا سلام سب احباب تک پہنچادیں"۔

✡......مالی سال 07-2006ء کی کامیاب تکمیل پر جماعت احمدیہ امریکہ کی مالی ترقیات کا ایک سالانہ جائزہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خط مورخہ 8/اگست 2007ء بنام امیر صاحب امریکہ تحریر فرمایا:

"آپ کی مالی رپورٹ بابت سال 07-2006 ملی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ جس میں 5ء12 ملین ڈالر کے بجٹ کے مقابل پر مجموعی وصولی 8ء13 ملین ڈالر ہوئی ہے۔ ماشاء اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت امریکہ کے اموال ونفوس میں بہت برکت ڈالے اور ہمیشہ کی طرح ان کا قدم مالی قربانی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتا رہے۔ آپ کی رپورٹ مجموعی لحاظ سے بڑی خوشکن ہے۔ مجموعی لحاظ سے 3ء1 ملین ڈالر آمد بجٹ سے زائد ہوئی ہے۔ جماعت امریکہ نے جو بھی Commitment کی تھی وہ بھی پوری کرنے کی توفیق ملی ہے۔ آمد وخرچ کے بعد 987,986 ڈالر بچت ہوئی ہے۔ یہ بچت آپ نے مساجد اور جلسہ گاہ کے لئے استعمال کرنے کی اجازت چاہی ہے۔ ٹھیک ہے، یہ استعمال کرلیں۔ آپ نے ملک مبارک احمد صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کی خدمات کا اجر ہمیشہ ان کو ملتا رہے"۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ اور جماعت احمدیہ امریکہ کی مالی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہش تھی کہ ربوہ (پاکستان) میں دل کی بیماریوں کے علاج کا ایک مشہورِ زمانہ سینٹر قائم کیا جائے جس سے ربوہ اور گردونواح کے مقامی باشندے خاص طور پر اور پاکستان کے دوسرے علاقوں کے لوگ عام طور پر استفادہ کرسکیں۔ حضورؒ کی خواہش تھی کہ اس طبّی سہولت میں اعلیٰ درجہ کا ساز وسامان ہو اور یہ ایسا نامور اور باصلاحیت سینٹر ہو جیسا کہ مغربی دنیا کے کسی بھی ملک میں ہوسکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے حضورؒ کی اس خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک تحریک کا اجراء کیا جس کا نام "طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ" رکھا گیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ کو اعلیٰ ترین اور جدید ساز وسامان سے لیس کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو تین ماہ کے مختصر عرصہ میں 5ء3 ملین ڈالر اکٹھا کرنے کی تحریک کی۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے کا ایک بے مثال نمونہ قائم کیا۔ انہوں نے اپنے امام کی خواہش کی اس طرح تعمیل کی کہ مقررہ مدت میں 5ء3 ملین ڈالر کی رقم حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کردی۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں کمال مہربانی اور پیار سے جماعت امریکہ کی اس قربانی کا ذکر کیا۔ چندہ کی وصولی صرف اس رقم کی فراہمی تک نہ ٹھہری بلکہ مارچ 2007ء تک یہ وصولی 45ء4 ملین سے اوپر چلی گئی (اصل اعداد وشمار 4,457,734 ڈالر تھے)۔ کیا اس صفحہ ہستی پر جماعت احمدیہ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی اور ایسی جماعت ہے جو ایسی قربانی پیش کرے اور اپنے امام کی آواز پر اس فرمانبرداری سے لبیک کہے؟

تحریک جدید اور وقف جدید

دو اور تحریکات جن میں جماعت احمدیہ امریکہ نے نمایاں ترقی کی اور جن کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ وہ تحریک جدید اور وقف جدید ہیں۔ 92-1991ء میں جماعت امریکہ کی چندہ تحریک جدید کی وصولی 170,102 ڈالر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ وصولی 06-2005ء میں بڑھ کر 1,287,000 ڈالر تک جا پہنچی۔ فی صد کے حساب سے 15 سال میں یہ 656 فی صد ترقی ہے۔ پندرہ سال پہلے تحریک جدید کی سکیم میں حصہ لینے والوں کی تعداد 1,721 تھی جو بڑھ کر اب 7600 تک جا پہنچی ہے اور یہ 330 فیصد کی ترقی ہے۔ حقیقت میں گزشتہ چند سالوں سے جماعت احمدیہ امریکہ تمام دنیا کی جماعتوں میں چندہ تحریک جدید میں دوم آنے کا اعزاز پا رہی ہے اور اول آنے کی دوڑ میں مقابلہ زوروں پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ نے وقف جدید سکیم میں تحریک جدید سے بھی بڑھ کر ترقی کی ہے۔ جماعت امریکہ نے 1992ء میں 87,143 ڈالر کی وصولی کے ساتھ تمام دنیا کی جماعتوں میں اوّل آنے کے بعد ہر سال اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ سوائے 2002ء اور گزشتہ دو سالوں کے۔ اس چندہ میں ہماری وصولی 1990ء کے 28,300 ڈالر سے بڑھ کر 2006ء میں 1,052,692 ڈالر تک جا پہنچی ہے۔ پندرہ سالوں میں فی صد وصولی کا اضافہ 3,524 ہے۔ 1991ء میں اس چندہ میں حصہ لینے والوں کی تعداد 1,519 تھی جبکہ اب یہ تعداد 6,530 ہے جو کہ 330 فیصد کا اضافہ ہے۔

خلافت احمدیہ کے مختلف ادوار میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور خلفاء احمدیہ کی دعاؤں اور روحانی توجہات کے فیض سے جماعت احمدیہ امریکہ نے نمایاں ترقیات کی ہیں۔ خلافت ثانیہ کے دوران امریکہ میں جماعت احمدیہ کے قیام سے لے کر اب تک جماعت امریکہ اپنی تعداد اور رفتار میں بڑھ رہی ہے۔ جماعت کی تعداد میں زیادہ حصہ نئے احمدی ہونے والے افریقن امریکن بھائیوں اور دوسرے ممالک سے ہجرت کر کے آنے والے احباب کا ہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے گزشتہ بیس سال میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور خلافت میں ایک نمایاں کامیابی اور ترقی کا مشاہدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ امریکہ کا مالی نظام مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ ہم عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ ترقی جاری وساری رہے۔ آمین۔

✡✡✡✡✡

لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کے
نیشنل سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: حافظ الیاس کساوے۔ مبلغ سلسلہ جنجہ۔ یوگنڈا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کو اپنا نیشنل اجتماع مورخہ 22/تا 24/اگست 2008ء بمقام جنجہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع میں یوگنڈا کی 40 مجالس سے 700 لجنات و ناصرات شامل ہوئیں۔ ہمسایہ ملک تنزانیہ سے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ تنزانیہ مع نیشنل جنرل سیکرٹری وسیکرٹری تحریک جدید خصوصی طور پر شرکت کے لئے تشریف لائیں۔

مورخہ 22/اگست بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ کا ایک وفد Jinja Referral Hospital کے میڈیکل وارڈ اور حادثاتی وارڈ برائے Male & Female کا دورہ کیا جہاں مریضوں کی عیادت کی اور ان میں دودھ، چینی، صابن، کیلے اور انڈے تقسیم کئے۔ اس موقع پر 110 مریضوں کی عیادت کی اور مدد کی گئی جس پر تمام مریضوں نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔

مجلس سوال وجواب

جمعہ ہی کے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا جہاں لجنہ وناصرات کے سوالوں کے تسلّی بخش جوابات دئے گئے۔

اجتماع کے دنوں میں لجنہ وناصرات کے لئے اجتماعی نماز تہجد کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ دوران اجتماع بعض مبلغین سلسلہ کی مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر بھی کروائی گئیں۔

اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جن میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، مقابلہ حفظ قرآن، تقریری مقابلہ اور کوئیز دینی مقابلہ شامل ہیں۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں Netball اور میوزیکل چیئر شامل تھے۔ مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی لجنات اور ناصرات کو انعامات بھی دئے گئے۔

اجتماع کے آخری روز مکرم امیر صاحب یوگنڈا تشریف لائے اور خطاب فرمایا جس میں جلسہ سالانہ جرمنی میں لجنہ اماء اللہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب میں دی گئی ہدایات سے آگاہ کیا اور لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کو اپنا تربیتی معیار بلند کرنے کے بارہ میں مؤثر رنگ میں نصائح فرمائیں۔ خاص طور پر لجنہ کو نماز کا طریق اور دیگر مسائل سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

اس اجتماع کی خبر لوکل ریڈیو نے بھی نشر کی۔

اجتماع سے اگلے روز لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کے ایک وفد نے شکرانے کے طور پر Kiirs Prison کا دورہ کیا اور خواتین قیدیوں میں کھانا تقسیم کیا جس پر تمام قیدیوں نے بہت شکریہ ادا کیا کیونکہ جیل میں اس قسم کے کھانے تک ان کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو لجنہ یوگنڈا کے تقویٰ اور تربیتی معیار کو بلند کرنے کا ذریعہ بنائے آمین۔

✡✡✡✡✡✡✡

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی ازصفحہ نمبر16

اس موقعہ پر مقامی جماعتی عہدیداران نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف بچے اور دوسری طرف بچیاں حضور انور کی آمد پر اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندرونی حصہ مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور صدر صاحب جماعت سے دریافت فرمایا کہ اس مسجد میں کتنے نمازیوں کی گنجائش ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ مردانہ ہال اور مستورات کے ہال دونوں میں مجموعی طور پر 329 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد انوار'' Rodgau میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی جس کے ساتھ ''مسجد انوار'' کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد انوار کی افتتاحی تقریب کا انعقاد

نمازوں کی ادائیگی کے بعد افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد وارث صاحب نے کی، اس کا اردو ترجمہ مکرم مبشر احمد صاحب اور جرمن ترجمہ مکرم محمد وقاص افضل صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں امیر صاحب جرمنی نے Rodgau شہر کا مختصر تعارف کروانے کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے تعلق میں مختصر رپورٹ پیش کی۔

Rodgau میں احمدیت

Rodgau شہر بیت السبوح فرینکفرٹ سے جنوب کی طرف 61 کلومیٹر کے فاصلہ پر میونخ جانے والی ہائی وے پر واقع ہے۔ 65 کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلے ہوئے 45 ہزار کی اس آبادی کے شہر میں 52 ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی آباد ہیں۔ اس علاقے میں انسانی آبادی کے نشانات 786ء سے ملتے ہیں۔ 1576ء تک یہاں کے لوگ مویشی پالتے تھے۔ اس کے بعد کھیتی باڑی کا رجحان ہوا۔ آج بھی یہ علاقہ زرعی کہلاتا ہے اور جرمن سبزی Spargel اگانے کے لئے مشہور ہے۔

Rodgau شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1986ء میں عمل میں آیا۔ یہ جماعت 234 ممبران پر مشتمل ہے اور جرمنی کی بڑی فعال اور مستعد جماعتوں میں سے ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ تین بار علم انعامی حاصل کرچکی ہے اور امسال خدام الاحمدیہ نے علم انعامی حاصل کیا ہے۔

مقامی جماعت کو یہاں اکتوبر 2006ء میں 1034 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل پلاٹ ایک لاکھ 75 ہزار یورو میں خریدنے کی توفیق عطا ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 29 دسمبر 2006ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا گنبد اور مینارہ مسجد کی طرف سے آنے والی سڑک کے شروع سے ہی نظر آتے ہیں۔ گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے جبکہ مینارہ کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن ایک احمدی خاتون آرکیٹیکٹ مسز مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا ہے۔

جماعت کا وفد جب شہر کے میئر سے مسجد کی تعمیر کی اجازت لینے گیا تو میئر نے جماعتی وفد سے پوچھا آپ کا پیغام کیا ہے۔ ہمارے مبلغ صاحب نے کہا ہمارا وہی پیغام ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ سے محبت اور اس کے بندوں سے محبت، اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی۔ یہ پیغام سن کر میئر نے کہا کہ اگر یہ پیغام ہے تو پھر مَیں آپ کو مسجد کی تعمیر کی اجازت دیتا ہوں۔ میئر نے نہ صرف مسجد کی تعمیر کی اجازت دی بلکہ اجازت کے جو مختلف مراحل تھے ان میں خود کوشش کرکے ہر ممکنہ روک دُور کی اور اللہ کے فضل سے بڑی آسانی سے یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔ لجنہ کا دفتر بھی ہے اور جماعتی کچن کی بھی سہولت موجود ہے۔ اس مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے جو پھولوں اور پودوں سے سجا ہوا ہے۔ پارکنگ کے لئے بھی مختلف جگہیں مخصوص کی گئی ہیں۔

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر میں غیر معمولی طور پر وقار عمل کرنے والے 12 احباب کو خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے آج آپ کو بھی یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ اب اس تعمیر کے بعد آپ کو ہر ایک کو جو اس جماعت میں شامل ہے اس کو یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس مسجد کو آباد رکھیں۔ کیونکہ صرف مسجد کی تعمیر کرنا ہمارے لئے کافی نہیں، مساجد کی تعمیر کے بعد ایک بہت بڑی ذمہ داری جو ہر احمدی پر پڑتی ہے اور جس کو اسے سمجھنا چاہئے وہ اس کی آبادی ہے۔ اور اس کی آبادی یہ ہے کہ پانچ وقت یہاں آکر نمازوں کی ادائیگی۔ ٹھیک ہے کہ بہت سارے لوگ کاموں کی مصروفیات کی وجہ سے ظہر وعصر کی نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔۔ بعض دفعہ مغرب کی نماز بھی رہ جاتی ہے۔ لیکن ایک کافی تعداد یہاں ایسی ہوگی بڑی عمر کے لوگوں کی جو کوئی کام نہیں کرتے۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو کسی بیماری کی وجہ سے کوئی کام نہیں کررہے جوان ہیں یہاں کسی کو کمر کی تکلیف ہے، کسی کو ٹانگ کی تکلیف ہے یا کوئی اور تکلیف ہے، ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ کے بعد کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی گھر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ جب وہ گھر ہوں تو مسجد میں آئیں اور نمازیں پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا مسجد تعمیر کی جاتی ہے عبادت کے لئے اور عبادت کا ہمیں حکم ہے دن میں پانچ مرتبہ۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اب جب آپ نے یہ مسجد تعمیر کرلی ہے تو وہ حدیث بھی آپ کے پیش نظر ہونی چاہئے کہ جس کے گھر کے پاس سے نہر گزرتی ہو اور ادھر وہ پانچ وقت اس نہر میں نہائے تو کیا میل کچیل اس کے جسم پر رہ سکتی ہے۔ پس یہ مسجد جب آپ نے تعمیر کرلی تو اپنی عبادتوں کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس کو آباد کرنے کی طرف بھی توجہ کریں اور اپنی عبادت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ تبھی اس کا فائدہ ہے ورنہ ایک عمارت کھڑی کردینا اس علاقے کے لوگوں کو یہ بتانے کے لئے کہ ہم نے مسجد تعمیر کی ہے کافی نہیں اور جب اس روح کے ساتھ آپ لوگ اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں گے تو پھر جو اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں ان کی طرف بھی آپ کی توجہ پیدا ہوگی۔

جب ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں گے تو اس خدا کے باقی احکامات کی طرف بھی توجہ کرنے والے ہوں گے۔ اس زمانے میں مساجد کی تعمیر کا حق حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو صحیح طرح ہوسکتا ہے۔ یا وہ صحیح طرح ادا کرسکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے تلاوت میں سنا، نہ مشرکین کا کام ہے، نہ ایسے لوگوں کا کام ہے جو یوم آخرت پر یقین نہیں رکھتے کہ وہ مساجد تعمیر کریں۔ آخرت پر یقین رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھنے والے بھی، خوف رکھنے والے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل سمجھتے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو مان لیا تو ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بنیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی اور جس کی حضرت اقدس مسیح موعود نے ہم سے توقع رکھی۔ جب یہ چیز پیدا کریں گے تو تبھی آپ اس روشنی کو پھیلانے والے ہوں گے جس کو لے کر اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود آئے۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں ''مسجد انوار'' جو آپ نے نام رکھا ہے۔ اس نام کی اب لاج رکھنا بھی آپ کا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو بھی نور سے بھریں۔ اپنے دلوں میں وہ روشنی پیدا کریں جو ایک پکے اور سچے مومن میں ہونی چاہئے اور اپنے ماحول میں بھی اس روشنی کو پھیلائیں جو اسلام کی حقیقی روشنی ہے۔ تبھی آپ اس مسجد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے اور تبھی آپ انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقے میں احمدیت کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں مختلف نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور نظمیں سنیں۔ خواتین نے اس دوران شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور نے لجنہ کا دفتر اور کچن بھی دیکھا۔ یہاں بھی کچھ خواتین اپنے بہت چھوٹے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کے بچوں کی چاکلیٹ ان کی ماؤں کو عطا فرمائیں۔

بیت کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ریفریشمنٹ، چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور احباب جماعت کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی کچن کا بھی معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں استفسار فرمایا۔

اس کے بعد مسجد کے احاطہ میں مجلس عاملہ لوکل امارت Rodgau مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے بعد مسجد کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخروٹ کا ایک پودا لگایا۔ یہاں سے واپس روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچوں کے پاس تشریف لائے اور ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اس دوران بچیاں کورس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت بچیوں کے پاس بھی تشریف لائے اور انہیں تصویر بنوانے کی سعادت عطا فرمائی۔

بعدازاں چھ بجے یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور بیت السبوح تشریف لائے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والوں میں جرمنی کی درج ذیل جماعتوں کی فیملیز شامل تھیں۔

Koln، Stuttgat، Mannheim، Hanau، Frankfurt، Friedburg، Ditzenbach، Langen، Rodgau، Dieburg، Taunus، Main، Houch Taunus، Grop-Gerau، Mainz-Wiesaden، Heidelberg، Kassel، Fulda اور Koblenz۔ بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز 100 کلومیٹر سے زائد اور بعض جماعتوں سے دوصد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ آج 58 خاندانوں کے 249 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور ہر خاندان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

تحریک جدید کا مالی سال 2007ء۔2008ء

تحریک جدید کا مالی سال (**2007ء۔2008ء**) **31/اکتوبر 2008ء** کو اختتام پذیر ہورہا ہے۔ ایسے احباب جماعت جنہوں نے اپنے وعدہ جات کی پوری ادائیگی نہیں کی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور ایسے احباب جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم ہیں وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر اس کی برکات وفیوض کے وارث بنیں۔۔ جزاکم اللہ احسنَ الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل وجرائد کی ترسیل نیز خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

خلفاء احمدیت۔ اہلِ دانش کی نظر میں

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سووینئر میں خلفائے احمدیت کے بارے میں اہل دانش کی آراء پر مشتمل ایک طویل مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ جس میں سے محض انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

☆ مولوی ظفرعلی خانصاحب ایڈیٹر ''زمیندار'' لاہور نے حضورؓ کے انتقال پر لکھا: ''مولوی حکیم نورالدین ایک زبردست عالم اور جید فاضل ...... کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی جس کے فقدان پر تمام مسلمانوں کو رنج اور افسوس کرنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کرتا ہے۔ الحق۔ اپنے تبحر علم وفضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔''

☆ منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے لکھا: ''آپ نے متعدد کتابیں اسلام کی تائید میں لکھیں اور متانت کے ساتھ معترضوں کو دندان شکن جواب دئے۔ اور بعض تصانیف میں بڑی تحقیق وتدقیق کا ثبوت بہم پہنچایا۔ سب سے زیادہ شہرت وعزت اپنی جماعت میں آپ کو قرآن شریف کے (حقائق) و معارف کی تشریح کے باعث حاصل ہوئی۔ جس میں آپ علوم جدیدہ وتازہ تحقیقات فلسفہ پر نظر رکھتے تھے اور اسلام کو فطرت کے مطابق ثابت کرتے تھے''۔

☆ اخبار انسٹیٹیوٹ گزٹ (علیگڑھ) رقمطراز ہے: ''اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حکیم صاحب مرحوم ایک نہایت بلند پایہ عالم، عامل اور علوم کے بہت بڑے خادم تھے ...... اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے۔''

☆ آریہ سماجی اخبار ''مسافر'' آگرہ نے لکھا:

''اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا قطب جنوبی وقطب شمالی کے درمیان ہے۔ لیکن پھر بھی یہ نہ کہنا دیانت کا خون ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے۔ علاوہ بریں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت اسلام کا بڑا درد اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی۔''

☆ حکیم عبدالکریم برہم ایڈیٹر اخبار ''مشرق'' گورکھپور نے لکھا: ''احمدی سلسلہ میں یہ خلیفۃ المسیح اور عام طور پر مسلمانوں میں اپنے تبحر علمی اور زہد واتقاء کی خوبیوں سے نہایت محترم اور اسلام کے محاسن اور اسکی اشاعت میں کوشاں تھے ...... ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے اور ان کی زندگی اسلام کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف مذہبی پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا''۔

☆ مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر ''وطن اخبار'' امرتسر نے لکھا: ''مولوی صاحب مرحوم کیا بلحاظ طبابت وحذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم وفضیلت وعلمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے، علم سے انکو عشق تھا''۔

☆ ''میونسپل گزٹ'' لاہور نے لکھا: ''مرحوم جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد اور اتقاء کے لحاظ سے مرزائی جماعت کیلئے تو واقعی پاکباز اور ستودہ صفات خلیفہ تھے۔ لیکن اگر ان کے مرزائیانہ مذہبی عقائد کو نظرانداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بے شک ایک عالم تبحر و جید فاضل تھے۔ ...... آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں''۔

☆ اخبار ''وکیل'' امرتسر نے لکھا: ''آپ کے علم وفضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے علم اور بردباری کا عام شہرہ تھا ان کی روحانی عظمت وتقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے''۔

☆ مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر ''کرزن گزٹ'' دہلی لکھتے ہیں: ''حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا ...... آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا ...... آپ بہت ہی منکسرالمزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

☆ اخبار ''مشرق'' گورکھپور نے ''حضرت امام جماعت احمدیہ کے احسانات'' کے عنوان سے لکھا: ''جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ''ورتمان'' پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے ''رنگیلا رسول'' کے معاملہ کو آگے بڑھایا۔ سرفروشی کی اور جیل خانہ جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو انصاف وعدل کی طرف مائل کیا۔ ...... اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے''۔

☆ اخبار ''ہمت'' لکھنؤ نے حضورؓ کی طرف سے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی تجویز پر لکھا: ''جناب امام جماعت احمدیہ کی یہ مبارک تجویز بے حد مقبول ہو رہی ہے ...... جماعت احمدیہ کی سنجیدہ اور ٹھوس تبلیغی سرگرمیاں ہر حیثیت سے مستحق مبارک باد ہیں اور ہمارے نزدیک مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس نہایت مفید اور اہم تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پوری سعی سے کام لیں''۔

☆ مولانا ظفرعلی خانصاحب مدیر اخبار ''زمیندار'' لاہور نے جلسہ عام میں کہا: ''احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلبِ زر کیلئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ ...... کوئی ان احرار سے پوچھے۔ بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے، کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے، کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی؟ احرار یو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ ...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے''۔

☆ ایک شیعہ اخبار ''ذوالفقار'' لاہور کے مدیر نے حضورؓ کی طرف سے ولی عہد برطانیہ کو کتاب ''تحفہ شہزادہ ویلز'' دیئے جانے پر لکھا: ''ہم خلیفہ ثانی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت اسلام میں ہمت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ...... تحفہ شہزادہ ویلز کا بہت سا حصہ ایسا ہے جو تبلیغ اسلام سے لبریز ہے اور ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ جس کو دیکھتے ہوئے غیر احمدی ضرور رشک کریں گے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اخبار نویسی کے میز پر تعصب کی مالا گلے سے اتار کر رکھ دیتے ہیں۔ اس واسطے اس تحفہ کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے۔ اس تحفہ میں فاضل مصنف نے سنت رسول اللہ پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ دعوت اسلام کو بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ برطانیہ کے تخت وتاج کے وارث تک پہنچا دیا ہے ...... آخر میں ہم ضرور کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے سلسلہ کی فلاح وبہبود کے واسطے وہ کام کیا ہے جس سے دوسرے فرقہ والے مسلمانوں کو بجائے حسد کے ایک سبق حاصل کرنا چاہئے''۔

☆ نامور ادیب علامہ نیاز فتح پوری نے حضورؓ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ تحریر کیا: ''مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل ونقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر وفراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ ...... آپ نے ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے، اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں''۔

☆ پروفیسر عبدالمنان بیدلؔ صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی نے تفسیر کبیر خود پڑھنے اور دیگر دانشوروں سے تبادلہ خیالات کے بعد فرمایا: ''مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی کوئی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی''۔

☆ مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریاآبادی مدیر ''صدق جدید'' نے حضورؓ کی وفات پر لکھا: ''قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اُولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح وتبیین وترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے''۔

☆ ہفت روزہ ''خاور'' لاہور کے مدیر نے آل مسلم پارٹیز شملہ کانفرنس کے حوالہ سے لکھا: ''(حضور) ایک روحانی پیشوا سمجھے جاسکتے ہیں۔ مگر راقم الحروف نے شملہ کانفرنس کے موقع پر آپ کو سیاسیات حاضرہ سے پورا واقف راستباز اور صاف گو بزرگ پایا ...... (آپ نے) چندمنٹ کیلئے جو تقریر کی وہ ممدوح کی انتہائی راستبازی اور راستگوئی کی دلیل تھی''۔

☆ حضورؓ کی تصنیف ''ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل'' پر اخبار ''انقلاب'' لاہور کا تبصرہ: ''جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ یہ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا''۔

☆ اخبار سیاست نے حضورؓ کی تصنیف ''سائمن کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ'' کے ضمن میں تحریر کیا:- ''مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیرالدین محمود احمد صاحب نے میدان تصنیف وتالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت وافادہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔ ...... آپ کی سیاسی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ ...... (سائمن رپورٹ پر آپ کی تنقید) کے مطالعہ سے آپ کی وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کا طرز بیان سلیس اور قائل کر دینے والا ہوتا ہے۔ آپ کی زبان بہت شستہ ہے''۔

☆ حضورؓ کے انتقال پر صحافی محمد شفیع (م۔ش) نے اخبار ''نوائے وقت'' میں اپنے کالم میں لکھا: ''(انہوں نے) جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے اُنکی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپکو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا ...... ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثرنگار تھے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

☆ فرینکفورٹ کے روزنامہ Sachsenh 'A' Brucke نے صفحہ اوّل پر حضورؒ کا ایک بڑے سائز کا فوٹو شائع کر کے نیچے لکھا: ''محبت کا ایک سمندر، جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد''۔

☆ سوئس ریڈیو نے حضورؒ کی پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر نشر کی۔ اور اپنے نمائندے کے حوالے سے بیان کیا کہ: ''پُروقار شخصیت، پیغمبرانہ انداز، سفید لمبی داڑھی۔ ...... اکہتر سالہ بزرگ شخصیت کے مالک حضرت مرزا ناصر احمد خود اپنے الفاظ کی رُو سے محبت اور رواداری کے سفیر ہیں۔ آپ کے نزدیک قرآن کا مرکزی پیغام یہ ہے: ''وہ مقدس کتاب قرآن جو ہمیں

یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہر شخص کا یہ حق ہے کہ اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں، استعدادوں اور باطنی قوتوں کی بھرپور اور مکمل نشوونما کی جائے''۔

☆ ہالینڈ کے اخبار ہفت روزہ نیو NU نے حضورؒ کے حوالہ سے دی جانے والی خبر پر عنوان لگایا: ''اسمبلی کے پریس رُوم میں پیغمبرانہ باتیں''۔ رپورٹر نے لکھا: ''ہم نے ایک مقدس وجود سے ہاتھ ملائے۔ یہ ہے وہ تأثر جو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ سے مل کر دل میں اُبھرتا ہے۔ آپ یورپی خدوخال رکھتے ہیں۔ اور چہرہ سے آپ کے نور جھلکتا ہے جو اہلِ مغرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

☆ جرمن اخبار Neue Presse لکھتا ہے: ''ایک سچے خلیفہ کے ذریعہ مشرقی ہیرو کا ایک نیا تصور اُبھرا ہے......آپ کے پیغام میں سب سے متاثر کرنے والی بات یہ ہے کہ آپ امن کا شہزادہ ہیں۔ دس ملین سے زیادہ پیروکاروں کے پیشوا نے کہا: ''ہتھیار ہاتھ میں لے کر بنی نوع انسان کے دل فتح نہیں کئے جاسکتے اس طرح کے جہاد مقدس کا کوئی وجود نہیں''۔

☆ کوپن ہیگن کے اخبار Aktulet نے لکھا: ''خلیفۃ المسیح بلاشبہ پُراثر شخصیت کے مالک ہیں''۔

☆ ڈنمارک کا اخبار ''بی ٹی'' لکھتا ہے: ''گزشتہ شام ہمیں خلیفۃ المسیح سے پندرہ منٹ کی ملاقات کا موقع عنایت ہوا لیکن اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک اس پُرکشش شخصیت کے ساتھ، جسے قدرت نے مزاح کی حس سے بھی حصہ وافر عطا کیا ہے، ہماری ملاقات طول پکڑتی چلی گئی اور پینتالیس منٹ تک جاری رہی''۔

☆ آسٹریلین صحافی جیمز ایس مرے کا مشاہدہ ہے: ''آپ زبردست خوداعتمادی کے مالک ہیں''۔

☆ سیرالیون کے صدر کے ذاتی نمائندہ اور وزیر صحت، سماجی و مذہبی امور مسٹر ایکن اے جبریل نے جلسہ سالانہ UK1992ء پر کہا کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے پہلی ملاقات کی تو اس کا گہرا اثر میرے دل پر پڑا، میں حضور سے بار بار ملنا چاہتا ہوں۔

☆ کیتھولک پادری جناب شیل آرلد پولیتاد نے 1986ء میں حضورؒ سے ناروے میں ملاقات کی اور وہاں کے اخبار "Stavanger Aftenbla" میں اپنے تاثرات کا یوں اظہار کیا: ''امام جماعت احمدیہ بغیر کسی ظاہری شان و شوکت کے موجود تھے۔ مگر وہ طبعی وقار جو ایک حقیقی مذہبی رہنما کا طرۂ امتیاز ہے ان میں بدرجہ اتم نظر آرہا تھا۔ آپ سیاہ رنگ کی شیروانی اور سفید طرہ دار عمامہ میں ملبوس تھے...... آپ کا سارا وجود ایک ایسی طمانیت کا مظہر تھا جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ہستی پر گہرے ایمان سے نصیب ہوسکتی ہے۔ بلاشبہ یہ مقام طمانیت انہیں اسی راہ کو بہترین اور مسلسل طور پر اپنانے سے ملا ہے جسے وہ برحق جانتے ہیں۔ ہاں وہی مذہب جو کامل فرمانبرداری کا پیامبر ہے''۔

☆ لارڈ ایرک ایوبری نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء پر اپنے خطاب میں کہا: ''میں خاص طور پر آپ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جن کی دانشمندانہ قیادت نے آپ کو مشکلات کے گرداب سے بچالیا اور امید واثق ہے کہ ان کی قیادت جماعت احمدیہ کے لئے نہ صرف برطانیہ میں بلکہ پوری دنیا میں ایک روشن مستقبل پیدا کرے گی جس سے ساری انسانیت کو فائدہ ہوگا''۔

☆ کینیڈا میں بوسنیا ریلیف سنٹر کے ڈائریکٹر جناب محمود باثق نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1994ء کے موقع پر کہا کہ ''میں نے حال ہی میں کروشیا اور زاغرب کا دورہ کیا ہے جہاں میری بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگوچ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میرے توسط سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور تمام احمدیوں کو سلام بھجوایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ: ''حضورؒ ایسی قیادت بوسنیا کو بھی نصیب ہو''۔

☆ برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ ٹام کاکس نے حضورؒ کی کتاب "Revelation,Rationality, Knowledge & Truth" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ''آپ ہمہ جہت صلاحیتوں کی مالک شخصیت ہیں اور مختلف النوع علوم کے ماہر ہیں۔ آپ ایک حاذق طبیب اور سائنسی علوم سے بہرہ ور، ایک جید فلاسفر اور منجھے ہوئے شاعر ہیں۔ دراصل آپ ابن سینا اور ابن رشد کی طرح علم کا بے پناہ خزانہ ہیں اور انواع و اقسام کے مضامین اور علم کی مختلف شاخوں پر خوب دسترس رکھتے ہیں۔ اس نہایت وسیع اور گہرے علم کے ساتھ ساتھ جو مختلف جہتوں سے آپ کو حاصل ہے، آپ اسلام کی تعلیمات کی حکمت اور عظمت کو سمجھنے میں دیگر تمام دنیا سے بلند ایک ممتاز مقام پر فائز ہیں۔ حقیقت کے منکر اور دہریوں کے خلاف آپ کے دلائل قاطع ہیں اور ایسے ہیں کہ انہیں اُن کے ناقابل فہم اور بعید از عقل خیالات کے بارہ میں دوبارہ سوچنے پر مجبور کردیں۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت قرآن کا وہ گہرا اور عظیم علم ہے جو آپ کسی نظریئے کی تائید میں پیش فرماتے ہیں۔ دراصل مذہبی صحائف کا علم محض ذاتی مطالعہ کی بنا پر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تحفہ خداوندی ہے جو صرف چند لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپؒ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جو الہام کی نعمت سے حصہ پاتے ہیں۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ اپنی جناب سے ان نعمت عظمیٰ کے لئے چن لیتا ہے۔ میں نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسلامی دنیا کے علم و فضل سے بہرہ ور لوگوں کے سردار ہیں۔ اور میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں''۔

☆ MQM کے بانی لیڈر جناب الطاف حسین نے حضورؒ کی وفات پر کہا: ''ایک عظیم رہنما اور سکالر اس دنیا سے رخصت ہوا ہے اور اپنے پیچھے ایک بڑا خلا چھوڑ گیا ہے۔ ان کی یاد دائمٹ اور ہمیشہ رہنے والی ہے''۔

☆ ایک جاپانی مسلم سکالر پروفیسر رمضان اسوزا کہتے ہیں: ''حالیہ ملاقات میں مَیں نے محسوس کیا کہ آپ کے اندر ایک غیر معمولی جذب اور کشش کی طاقت پیدا ہوگئی ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ عالم اسلام کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسی جذب اور کشش رکھنے والی روحانی شخصیت ان میں موجود ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

☆ فجی کے نائب اور قائمقام صدر Hon. Ratu Joni Madraiwiwi نے ایوانِ صدر میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ نیز حضور کے اعزاز میں منعقدہ ایک تقریب کے متعلق کہا: ''میری نظر سے آپ کا دعوت نامہ گذرا تھا لیکن مجھے آفس والوں نے صحیح طرح بتایا نہیں۔ مجھے علم نہیں تھا کہ ہمارے ملک میں اتنی بڑی شخصیت تشریف لارہی ہے اور اب جبکہ میں حضور سے مل چکا ہوں تو میرے لئے مشکل ہے کہ آپ کی ریسپشن چھوڑ کر کسی اور تقریب میں شامل ہوں''۔

☆ مسٹر اے جے انڈین ہائی کمشنر فجی نے اپنے خطاب میں کہا: ''آج کا دن فجی کیلئے تاریخی دن ہے۔ ہم میں حضور موجود ہیں جن کا پیغام امن و محبت اور بھائی چارہ اور اخوت کا ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے''۔

☆ قادیان کے MLA اور پنجاب پولیوشن کنٹرول بورڈ کے صدر ترپت راجندر سنگھ باجوہ نے حضور انور کی بھارت آمد پر بہت ہی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''ہماری خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے مقدس قدم ہمارے ملک کی زمین پر پڑ رہے ہیں۔ ان کے آنے سے بہت سی برکتیں بھی آئیں گی جس کا ابھی اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا''۔

☆ سابق وزیر پنجاب سردار سیوا سنگھ سیکھواں نے کہا: ''میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ اتنی روشن اور کھلی ذہنیت کے مالک ہیں اور مجھے سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ وہ پنجابی ہیں۔ جب میں نے ان سے لڑکھڑاتی اردو میں بات کرنا چاہی تو حضور نے مجھے کہا کہ تم پنجابی میں بات کرو اور انہوں نے بہت ہی اچھی پنجابی میں گفتگو کی''۔

☆ سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی ہوشیار پور کے صدر انو راگ سود کے گھر پر منعقدہ خصوصی تقریب میں معزز شہریوں نے حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ یہاں ''ہند سماچار گروپ آف اخبارات'' کے چیف ایڈیٹر جناب وجے کمار چوپڑہ نے کہا کہ ''ایک روحانی خلیفہ کا کسی کے گھر آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ زمین کے ساتھ جڑے ہیں لوگوں سے جو ملنے کا سلسلہ ہے اس سے ہی دلوں کے فاصلے کم ہوں گے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے پیار، امن کی خوشبو بکھیر دی ہے''۔

☆......اخبار امر اُجالا نے لکھا: ''جمعہ کا دن قادیان کے شہر والوں کیلئے عید سے کم نہیں تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بنا کسی مذہبی تفریق کے مختلف محلوں میں جا کر اپنے چاہنے والوں سے ملے۔ مہندر سنگھ باجوہ اور ان کی بیوی نے بتایا کہ جمعہ کا دن ان کے لئے خوشیوں بھرا ثابت ہوا کیونکہ پچھلے چار دن سے وہ خلیفہ کے درشن کرنا چاہتے تھے۔ ادھر شام لال کے گھر پر بھی خلیفہ کے پہنچنے پر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہورہا تھا''۔

☆ سنت سماج کے پردھان سنت کشمیرا سنگھ نے کہا: ''مرزا صاحب کا ہاتھ خدا نے پکڑا ہوا ہے۔ جو بھی ان کا ہاتھ پکڑے گا اُس کا تعلق بھی خدا سے ہوجائیگا''۔

☆ پدم شری وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہند سماچار نے کہا ''جماعت احمدیہ بھی قادیان سے انسانیت کا پیغام لیکر چلی ہے۔ جب بھی بھارت پر کوئی مشکل آئی ہے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ مدد کی ہے۔ تمام اکناف عالم کو یہی پیغام دیا ہے کہ ہم سب ایک ہیں۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے''۔ ایڈیٹر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ سے کہا کہ ''آج جہاں جماعت احمدیہ دنیا کی ترقی کیلئے گامزن ہے وہیں نہیں چاہیے کہ وہ بھارت میں جہاں کے مدرسوں میں مسلم بچوں کی بہت بڑی تعداد تعلیم حاصل کررہی ہے، دوسرے ممالک کی طرح سکول و کالج کھولے جائیں۔ آپ ہم سب کے خلیفہ ہیں۔ ہمارا پہلا حق بنتا ہے۔ مسلم بچے بھی اچھی تعلیم حاصل کرکے بھارت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں۔ بھارت میں کوئی جات پات نہیں کی جاتی۔ آج بھارت کا صدر بھی ایک مسلم ہے''۔

☆ شری بلوندر سنگھ منٹو باجوہ پردھان پنجاب کسان و کھیت مزدور سیل نے کہا: ''میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی ہے، جو نور میں نے حضور صاحب میں دیکھا ہے ایسا میں نے کسی اور میں نہیں دیکھا''۔

☆ لائنز کلب قادیان کے پردھان کشوری لال جلکا نے کہا ''میری بہت خواہش تھی کہ میں حضور صاحب سے ملوں لیکن جب میں ملا تو مجھے ایسا لگا جیسے میری سبھی مرادیں پوری ہوگئی ہوں''۔

☆ روزنامہ اجیت جالندھر (گورداسپور ایڈیشن) کے نامہ نگار نے لکھا کہ ''آج جماعت احمدیہ جس طرح امن عالم کیلئے کوشش کرکے کام کررہی ہے اس سے دنیا بھر کے بڑے لیڈر بھی بہت متاثر ہیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا بھارت کا سفر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے آنے سے بھارت میں احمدیہ جماعت کو ہی نہیں بلکہ پورے بھارت کو فائدہ ہوگا اور بھارت ترقی اور اونچائی کی طرف لگاتار بڑھتا رہے گا''۔

نظامِ خلافت کے ذریعہ استحکام جماعت

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں شامل مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے واضح طور پر فرمایا تھا کہ خلافت حبل اللہ ہے اسلئے اسے مضبوط پکڑلو۔ نیز فرمایا: ''یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دے دیا جو شیرازۂ وحدت قائم رکھے جاتا ہے''۔

چنانچہ سو سالہ تاریخ میں جماعت کو جب بھی بیرونی عناصر نے بحرانوں سے دوچار کرنے کی کوشش کی تو خلافت کے ذریعہ نہ صرف جماعت امن کے ساتھ ہر ابتلا سے باہر آگئی بلکہ ترقیات میں بھی ہمیشہ قدم آگے ہی بڑھتا رہا۔ خلافت کی اس اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ہفت روزہ ''وفاق'' (فیصل آباد) نے 1960ء میں لکھا: ''سعودی عرب کے بعض حلقے جو دوبارہ خلافت کے احیاء کی کوشش کررہے ہیں وہ اپنے اقدام کے جواز میں کہہ رہے ہیں کہ خلافت کا منصب ہی واحد منصب ہے جو دنیائے اسلام کو متحد کرانے کا باعث ہوسکتا ہے''۔ اسی طرح اخبار ''تنظیم اہلحدیث'' کے ایڈیٹر نے 12 دسمبر 1969ء میں لکھا: ''اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملّت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملّت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہوجائے''۔ کتنی عجیب بات ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوۃ سے آنکھیں موند کر یہ لوگ حسرت سے آہیں بھر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اُن کا مقدر سوائے محرومی اور ناکامی کے کیا ہوسکتا ہے!!؟

اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ (13 اگست 1990ء) میں فرمایا تھا: ''خدا کی قائم کردہ سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہوگیا۔ واپس آؤ توبہ و استغفار سے کام لو۔ مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں، اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کرسکے گی''۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

10th October 2008 –16th October 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 10th October 2008

00:00 Tilawat & MTA International News
00:50 Interviews
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th November 1995.
02:40 MTA Variety
03:05 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 24th March 1998.
04:05 Dars-e-Malfoozat
04:20 Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare Chocolate Cake.
04:45 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor, recorded on 31st March 2007.
08:10 Le Francais C'est Facile: programme no. 113.
08:30 Siraiki Service: discussion in Siraiki on the life and character of the Holy Prophet.
09:10 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 27th January 1995.
10:15 Indonesian Service
11:10 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Naseer Ahmad Anjum on the topic of the companions of the Holy Prophet (saw).
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25 Seerat –un-Nabi (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:30 Jalsa Salana USA 2008: speech delivered by Maulana Daud Hanif and Sahibzada Mirza Maghfoor Ahmad.
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Toronto and Niagara
22:50 Urdu Mulaqa'at: rec. on 27th January 1995.

Saturday 11th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15 Le Francais C'est Facile: lesson no. 113.
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th November 1995.
02:45 Friday Sermon: recorded on 10th October 2008.
03:55 Jalsa Salana USA 2008
04:55 Urdu Mulaqa'at: Recorded on 27th January 1995.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 31st March 2007.
08:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:30 Friday Sermon: rec. on 10th October 2008.
09:35 Art Class: programme teaching how to create an Oil painting with Wayne Clements.
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:05 Children's Class [R]
16:05 Moshaairah: an evening of poetry.
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 1.
17:50 Art Class [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:05 Art Class [R]
22:35 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 12th October 2008

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th December 1995.
02:55 Friday Sermon: recorded on 10/10/08.
04:00 Moshaairah: an evening of poetry
04:40 Question and Answer Session: recorded on 8th December 1996. Part 1.
05:30 Art Class
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 8th April 2007.
08:00 The Casa Loma
08:30 Learning Arabic: lesson no. 15.
09:10 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:00 Indonesian Service
10:55 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2007.
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:05 The Casa Loma [R]
16:35 Huzoor's Tours: Fiji [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1995. Part 2.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
22:05 Huzoor's Tours: Fiji [R]
22:55 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 13th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 The Casa Loma
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th December 1995.
02:40 Friday Sermon
03:55 Question and Answer Session
04:55 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class held with Huzoor. Recorded on 14th April 2007.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 5.
08:45 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 23rd February 1998.
10:00 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 29th August 2008.
11:00 MTA Variety
12:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:25 Bangla Shomprochar
14:30 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th September 2007.
15:30 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Hameed Kauser on the topic of the life and character of the Promised Messiah (as).
16:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 14th April 2007.
17:20 French Mulaqa'at
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th December 1995.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Wafe Nau (Nasirat) [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:15 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 14th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 5.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th December 1995.
02:40 Friday Sermon: rec. on 28th September 2007.
03:40 French Mulaqa'at: rec. on 23/02/1998.
05:00 Medical Matters: a lecture delivered on Jaundice.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 15th April 2007.
07:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th October 1995.
08:55 Discussion: current affairs programme presented by Dr Muhammad Iqbal with a panel of guests exploring contemporary issues.
09:55 Indonesian Service
10:55 Sindhi Service
12:00 Tilawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Jalsa Salana USA: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 3rd September 2006.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 15th April 2007.
15:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th October 1995.
17:00 MTA Travel: travel programme featuring a visit to Giza, Egypt..
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 10th October 2008.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat)
22:00 Jalsa Salana USA 2006: concluding address
23:00 Discussion on contemporary issues

Wednesday 15th October 2008

00:05 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 9.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th December 1995.
02:35 Question and Answer Session
03:55 Discussion on contemporary issues
04:55 Jalsa Salana USA 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 21st April 2007.
08:15 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995.
10:00 Indonesian Service
10:55 Swahili Muzakarah
12:05 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the topic of the Attributes of Allah. Recorded on 10th January 1986.
15:25 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Atta-ul Mujeeb Rashed on Hadhrat Mufti Muhammad Sadiq, a companion of the Promised Messiah (as).
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
17:15 Khilafat Jubilee Quiz
17:40 Question and Answer Session
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th December 1995.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10 Jalsa Salana Speech [R]
22:40 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]

Thursday 16th October 2008

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10 Hamaari Kaenaat
01:40 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 13th December 1995.
02:40 Art Class
03:05 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud (as)
03:30 From the Archives
05:00 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 29th January 2005.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 3rd December 1995.
09:15 Shamail-e-Nabwi
10:00 Indonesian Service
11:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to New Zealand and Fiji.
11:25 Al Maaidah: cookery programme
11:35 Pushto Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:15 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1998.
15:20 Al Maaidah: cookery programme
15:40 Shamail-e-Nabwi [R]
16:15 English Mulaqa'at: rec. on 03/12/1995. [R]
17:20 Moshaairah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: rec. 25/03/1998. [R]
22:10 Shamail-e-Nabwi [R]
22:45 Al Maaidah: cookery programme [R]
23:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 03 October , 2008 | Issue No. 40

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مان لیا تو ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بنیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائے، جس کی آنحضرتؐ نے اپنی اُمّت کو تعلیم دی اور جس کی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہم سے توقع رکھی۔

’’مسجد انوار‘‘ کے نام کی لاج رکھنا بھی آپ کا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو بھی نور سے بھریں اور اپنے ماحول میں بھی اس روشنی کو پھیلائیں جو اسلام کی حقیقی روشنی ہے۔

(Rosgaue شہر میں ’’مسجد انوار‘‘ کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب)

فیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی محبتوں اور دعاؤں سے براہ راست فیضیاب ہوئے۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18/ اگست 2008ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات عطا فرماویں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی فرینکفرٹ Langen ،Offenbach،Friedberg، Ditzenbach ،Rodgau ،Dieburg،Hoch-Taunus،Mnan-Taunu ،Hoch-Taunus،Grop-Gerou ،Mahiz-Wiesbaden اور Kolon کی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور اٹلی (Italy) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ 64 خاندانوں کے 192 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ جرمنی کی جماعت Kolon سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر سے زائد کا سفر اور اٹلی سے آنے والی فیملیز آٹھ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ پیارے آقا کے چہرہ مبارک کے دیدار کے جو چند لمحات ان کو نصیب ہو رہے تھے۔ یہ لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اور ان لمحات کو ہمیشہ کے لئے اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر کر رخصت ہو رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر فیملی سے گفتگو فرماتے، حال دریافت فرماتے اور بعضوں سے ان کا تعارف حاصل کرتے۔ مرد و خواتین اپنے مسائل اور مشکلات بیان کرتے اور دعا کی درخواست کرتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول اور کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض بچوں اور ان کی ماؤں نے حضور سے اپنی عقیدت و محبت اور عشق اور پیار کی وجہ سے چاکلیٹ کے Covers بھی اپنے گھروں میں البموں میں سجا کر رکھے ہوئے ہیں اور بچے جب بھی ان کو دیکھتے ہیں تو حضور انور کو یاد کرتے ہیں کہ یہ حضور نے ہمیں فلاں موقع پر دی تھی۔

غرض ہر کس و ناکس چھوٹا بڑا، مرد، عورت، بوڑھا، جوان اس در سے خوشی و مسرت اور اطمینان قلب اور تسکین دل لئے ہوئے رخصت ہو رہا تھا۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان مبارک گھڑیوں کی ہمیشہ ہمیش کے لئے حفاظت کرنے والے ہوں۔ یہ ہر خاندان اور فیملی کے لئے ایسے انمول اور تاریخی لمحات ہیں جو جماعت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بار بار نہیں آتے۔ اب جبکہ جماعت 193 ممالک میں پھیل چکی ہے اور کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے وہ لوگ اور خاندان انتہائی خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں جن کو سالوں کے انتظار کے بعد بھی قرب اور دیدار کی یہ چند گھڑیاں نصیب ہو رہی ہیں۔ یہی ہماری ساری زندگی کا قیمتی سرمایہ اور بہترین لمحات ہیں جو ہماری زندگی میں آئے۔ اللہ کرے کہ ان چند گھڑیوں میں حاصل ہونے والی برکتوں سے جہاں ہم فیضیاب ہو رہے ہیں وہاں ہمارے گھر بھی ہمیشہ کے لئے ان برکتوں سے اور اللہ کے فضلوں سے بھرے رہیں۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری اور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز فرانکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ اوسنابروک اور بوبلنگن کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ملک سویڈن سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 55 خاندانوں کے 230 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائیں اور ان ملاقات کرنے والوں کو کبھی نہ ختم ہونے والی ڈھیروں ڈھیر دعائیں دیں۔ دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے یہ لوگ باہر آئے۔ دنیوی خزانے تو ختم ہو جاتے ہیں اور انسان خالی ہاتھ بھی رہ جاتا ہے لیکن جو خزانہ ان ملاقات کرنے والوں نے سمیٹا وہ ایسا خزانہ ہے جس سے ان کی آئندہ نسلیں بھی حصہ پائیں گی اور یہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’بیت السبوح‘ فرانکفرٹ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

19/ اگست 2008ء بروز منگل:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر ’بیت السبوح‘ میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

فیملی ملاقاتیں

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی جماعتوں Frankfurt، Dieburg، Houi-Rodgau، Langen، Ditzenbach، Friedberg، Offenbach، Taunus کے علاوہ پاکستان، کینیڈا، امریکہ سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مجموعی طور پر 56 خاندانوں کے 207 افراد نے شرف ملاقات پایا اور ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور کم عمر بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

بیت السبوح سے شہر Rodgau کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر بیت السبوح سے شہر Rodgau کے لئے روانگی تھی جہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد، ’’مسجد انوار‘‘ کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Rodgau کی طرف روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 61 کلومیٹر ہے جو پینتیس منٹ میں طے ہوا۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد انوار تشریف آوری ہوئی۔ لوکل امارت Rodgau کی جماعتوں کے احباب مرد و خواتین، بچے، بچیاں اور چھوٹے بڑے سبھی اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے اترے تو صدر جماعت روڈ گاؤ اور مبلغ سلسلہ مبارک احمد تنویر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں